احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

047-6213029
C.P.L 10-FD

روزنامہ

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

13 اگست 2009ء
13 ظہور 1388ہش
جلد نمبر 59-94
شمارہ نمبر 183

پاکستان نمبر

# تحریک پاکستان میں حضرت مصلح موعود کی خدمات کا اعتراف

## حضرت صاحب کو میری درخواست پہنچاؤ کہ وہ پاکستان کے حصول کیلئے اپنی نیک دعاؤں اور حمایت سے نوازیں۔ قائداعظم محمد علی جناح

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک پاکستان، قائداعظم اور آل انڈیا مسلم لیگ کی تائید میں زبردست قلمی جہاد کیا ہے جس کا دستاویزی ثبوت یہ ہے کہ قائداعظم اکادمی نے 1978ء میں قائداعظم محمد علی جناح سے متعلق مشرقی زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر کی انگریزی میں تفصیل شائع کی جس کی جلد اول صفحہ 243-242 میں حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود کی نگارشات قلم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

☆ اگلے سال 1979ء میں قائداعظم اکادمی ''ہی نے قائداعظم محمد علی جناح'' توضیحی کتابیات'' کے نام سے اردو ایڈیشن کی جلد دوم صفحہ 435-434 پر حضور انور کی اثر انگیز تحریرات کا ذکر کیا جن میں تحریک پاکستان کے حق میں پُرزور آواز بلند فرمائی تھی:۔

☆ مؤرخ پاکستان جناب سید رئیس احمد جعفری (وفات 28/اکتوبر 1968ء) نے اپنی مشہور کتاب ''قائداعظم اور ان کا عہد'' صفحہ 345-344 (ناشر مقبول اکیڈمی لاہور) میں ''اصحاب قادیان اور پاکستان'' کے زیر عنوان لکھا:۔

## مرزا محمود احمد صاحب کا بیان

قادیانی گروہ کے ''امام جماعت'' مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے 21/اکتوبر 1945ء کو ایک طویل بیان اس سلسلہ میں شائع فرمایا جس کے جستہ جستہ حصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

''کانگرس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کرے گی۔ میرے جذبات کو بالکل بدل دیا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں اور اس کے معنی مسلم لیگ کی تباہی کے نہیں بلکہ مسلم کیریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے۔ بس اسی وقت سے میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے ہمیں مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے''۔

جناب موصوف اپنی جماعت کے اصحاب کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے۔ تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی۔ اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہو گی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں''۔

## سردار شوکت حیات کا اعتراف

تحریک پاکستان کے نامور لیڈر اور قائداعظم کے دست راست جناب سردار شوکت حیات خاں ''گم گشتہ قوم'' (طابع جنگ پبلشرز۔ اشاعت اول دسمبر 1995ء) کے صفحہ 195 پر 1946-45ء کے الیکشن سے متعلق اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

''ایک دن مجھے قائداعظم کی طرف سے پیغام ملا شوکت مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بٹالہ جا رہے ہو جو قادیان سے پانچ میل کے فاصلے پر ہے تم وہاں جاؤ اور حضرت صاحب کو میری درخواست پہنچاؤ کہ وہ پاکستان کے حصول کے لئے اپنی نیک دعاؤں اور حمایت سے نوازیں۔ جلسے کے اختتام کے بعد میں نصف شب تقریباً بارہ بجے قادیان پہنچا۔ تو حضرت صاحب آرام فرما رہے تھے۔ میں نے ان تک پیغام پہنچایا کہ میں قائداعظم کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں وہ اسی وقت نیچے تشریف لائے اور استفسار کیا کہ قائداعظم کے کیا احکامات ہیں میں نے کہا کہ وہ آپ کی دعا اور معاونت کے طلب گار ہیں۔ انہوں نے جواباً کہا کہ وہ شروع ہی سے ان کے مشن کے لئے دعا گو ہیں اور جہاں تک ان کے پیروکار کا تعلق ہے۔ کوئی احمدی مسلم لیگ کے خلاف انتخاب میں کھڑا نہ ہو گا اور اگر کوئی اس سے غداری کرے گا تو وہ ان کی جماعت کی حمایت سے محروم رہے گا۔ اس ملاقات کے نتیجے میں ممتاز دولتانہ نے سیالکوٹ کے حلقے میں ایک احمدی نواب محمد دین کو بھاری اکثریت سے شکست دی۔ قادیانی لوگوں نے امیر کے حکم کی بجا آوری میں محمد دین کی بجائے ممتاز کو ووٹ دیئے۔ جب میں پٹھانکوٹ پہنچا تو قائداعظم نے مولانا مودودی سے بھی ملنے کے لئے حکم فرمایا تھا...... جب میں نے انہیں قائداعظم کا پیغام پہنچایا کہ وہ پاکستان کے لئے دعا کریں اور ہماری حمایت کریں تو انہوں نے جواباً کہا کہ وہ کیسے ناپاکستان (ناپاک جگہ) کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ مزید برآں پاکستان کیسے وجود میں آ سکتا تھا۔

# STUDY ABROAD

## HIGHER EDUCATION IN FOREIGN UNIVERSITIES

We are the British Council Authorized &
Trained Representative in Pakistan,
We provide Services to get admissions in
UK, USA, Canada, Ireland, Australia,
New Zealand, Ukraine, China (China for MBBS).

## IELTS/TOEFL/SPOKEN ENGLISH

Join our IELTS TOEFL & Spoken English Classes in
an excellent environment under the supervision of highly
qualified faculty members.

## HOSTEL FACILITY

Hostel facility is available for Boys & Girls.

# Education Concern®

{British Council Authorized & Trained Representative}

Lahore Office
Mr. Farrukh Luqman
829-C, Faisal Town
Cell # 0301-44 11 770
Phone # 042-5177124/5162310
Fax # 042-5164619

Islamabad Office
Mr. Amir Mahmood
Office 7-B, Mezzanine Floor,
Adeel Plaza, Blue Area
Cell # 0321-5167067
Phone # 051-7138234

Rawalpindi Office
Mr. Zubair Ahmed
Office # 77, Upper Ground Floor,
Umair Shopping Center,
6th Road Rawalpindi.
Ph: 051-4852454
Cell: 0321-5095081

Email: farrukh@educationconcern.com URL: www.educationconcern.com


پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/15 روپے

# ارض پاکستان۔ غلامی سے آزادی کا سفر

## 50 ہزار سال پہلے تا 1947ء تک خطۂ پاکستان۔ لمحہ لمحہ

☆**50 ہزار سال پہلے** راولپنڈی کے قریب واقع وادی سون میں پتھر کے زمانے کے لوگ رہتے تھے۔

☆**9 ہزار سال پہلے** راولپنڈی کے گردونواح کے پہاڑوں میں انسان غاروں میں رہتا تھا اس وقت اس نے اپنے تن کو کیلے کے پتوں سے ڈھکا ہوتا تھا۔

☆پاکستان کی سرزمین پر سب سے پہلے باقاعدہ آبادی **6 ہزار سال قبل مسیح** بلوچستان اور صوبہ سرحد کے علاقہ میں ہوئی۔

☆**2600 قبل مسیح** میں کوٹ ڈیجی کے مقام پر یہاں کے باشندوں نے ایک کمیونٹی کی صورت میں رہنا شروع کردیا۔ اسی دوران ہڑپہ اور موہنجوداڑو دو ایسے علاقے تھے جو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ بنائے گئے جن میں پختہ روڈ، اسمبلی ہال، پختہ گھر اور دکانیں شامل تھیں جن کو زمانہ قریب میں دریافت کیا جاچکا ہے۔

☆**600 قبل مسیح** تک لوگ ہندوؤں کے ذات پات کے سسٹم سے تنگ آچکے تھے تب بدھانے تمام انسانوں کو برابری کے بارے میں درس دیا اور لوگ ان کی طرف کھنچے چلے گئے اس وقت پشاور کے نزدیک چارسدہ اور ٹیکسلا یہاں کے لوگوں کے لئے ثقافتی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتے تھے۔

☆**چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی** میں اسلام کی آمد ہوئی۔

☆**680-700 عیسوی** میں سری لنکا سے خلیج فارس کی جانب جانے والی کشتیوں نے طوفان کی وجہ سے سندھ کی بندرگاہ دیبل کا رخ کرلیا اس وقت کے حکمران راجہ داہر کے سپاہیوں نے ان کشتیوں کو لوٹ لیا اور مسافروں کو قید کرلیا حجاج بن یوسف کو یہ سب پتہ چلا تو اس نے راجہ داہر کو پیغام بھیجا کہ وہ ان کو چھوڑ دے اور اپنے سپاہیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرے۔ لیکن راجہ داہر نے ان کو آزاد کرنے سے صاف انکار کردیا جس پر حجاج بن یوسف نے عبداللہ اسلمی کو 6 ہزار فوج کے ساتھ یہاں بھیجا لیکن یہ دستہ ناکام رہا اور اس معرکہ میں عبداللہ اسلمی شہید ہوگئے اس کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے داماد محمد بن قاسم کو 6 ہزار شامی فوج کے ساتھ اس علاقے میں بھیجا محمد بن قاسم نے سب سے پہلے صوبہ مکران کو فتح کیا۔

☆**712ء** میں محمد بن قاسم نے دیبل کا محاصرہ کیا اور 6 ماہ کے محاصرے کے بعد اسے فتح کرلیا۔ دیبل کے بعد محمد بن قاسم نے نیرون، برہمن آباد اور ملتان کو فتح کیا اس کے بعد بن قاسم نے بندر سورت سے لے کر کشمیر تک سارا مغربی ہندوستان اپنے قبضے میں لے لیا۔

☆**979ء** میں راجہ جے پال نے پنجاب میں ظلم وستم کی انتہا کردی۔

☆**1001ء** میں سلطان محمود غزنوی نے راجہ جے پال کی سرکوبی کے لئے ہندوستان پر پہلا حملہ کیا اور اس کے بعد سلطان محمود غزنوی نے پے درپے 16 مزید حملے کئے۔

☆**9 جنوری 1026ء** کو سلطان محمود غزنوی نے سومنات فتح کیا۔

☆**30 راپریل 1030ء** میں سلطان محمود غزنوی نے وفات پائی۔

☆**11 ویں صدی** کے آخر تک غزنوی خاندان کے آخری بادشاہ خسرو ملک نے حکومت کی اس کے بعد غوری خاندان کے سلطان شہاب الدین محمد غوری نے حکومت کی، غوری خاندان کے بعد یہاں خاندان غلاماں نے حکومت کی۔

☆**1206ء** میں خاندان غلاماں کے سلطان قطب الدین ایبک (جن کا مزار لاہور میں انارکلی کے قریب ایبک روڈ پر واقع ہے) نے حکومت کی اور لاہور کو فتح کیا۔

☆**1210ء** میں سلطان قطب الدین ایبک کی وفات کے بعد ان کے بیٹے آرام شاہ کے بیٹے نے حکومت کی۔

☆**1211ء** میں شمس الدین التمش (قطب الدین ایبک کے داماد) نے دہلی کے تخت پر قبضہ کیا۔

☆**1229ء** میں سلطان التمش نے سارے ہندوستان پر حکومت کرنے کی سند عباسی خلیفہ سے حاصل کی۔

☆**1236ء** میں یہاں رضیہ سلطانہ تخت نشین ہوئیں۔

☆**1246ء** میں ناصر الدین یہاں کا بادشاہ بنا۔

☆**1290ء** میں جلال الدین خلجی نے دہلی کا تخت سنبھالا۔

☆**1296ء** میں سلطان جلال الدین خلجی کو اس کے بھتیجے علاؤالدین خلجی نے قتل کردیا اور خود تخت پر جابیٹھا۔ سلطان علاؤالدین کو سکندر اعظم ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

☆**1320ء** میں یہاں تغلق خاندان کی حکومت قائم ہوئی اور غیاث الدین تغلق نے تخت سنبھالا۔

☆تغلق خاندان کے بعد سادات خاندان نے **36 سال** تک یہاں حکومت کی۔

☆**1414ء** میں سادات خاندان کے پہلے بادشاہ سید خضر خان نے دہلی پر قبضہ کیا۔

☆**1451ء** میں خاندان لودھی جلوہ افروز ہوا اور سب سے پہلا بادشاہ، بہلول خان لودھی بنا اور لودھی خاندان کا آخری بادشاہ سلطان ابراہیم لودھی تھا۔

☆**1526ء** مغل خاندان کے پہلے حکمران ظہیر الدین بابر نے سلطان ابراہیم لودھی کو شکست دے کر دہلی اور آگرہ پر قبضہ کیا۔

☆**1540ء** میں شیر شاہ سوری ہندوستان کا بادشاہ بنا۔

☆**1608ء** میں برطانیہ کے اس وقت کے بادشاہ جیمز اول نے شہنشاہ جہانگیر کے نام خط لکھا جس میں اس نے ہندوستان میں تجارت کی اجازت مانگی۔

☆**1609ء** میں برطانوی حکومت کا نمائندہ ولیم ہاکنز مغل بادشاہ جہانگیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور تین سال اس کے دربار میں گزارے اس کا فائدہ انگریزوں کو یہ ہوا کہ ان کا براہ راست رابطہ مغل حکومت سے ہوا۔

☆**1611ء** میں ولیم ہاکنز واپس چلا گیا اس کے بعد انگریزوں کے دو اور سفیر پال کینگ اور لارڈ ایڈورڈ آئے لیکن وہ اپنی عیارانہ چالوں میں کامیاب نہ ہوسکے جس کی بڑی وجہ پرتگیزوں کی موجودگی تھی۔

☆**1615ء** میں لارڈ سرٹامس راؤ کو جیمز اول نے جہانگیر کی خدمت میں بھیجا، ٹامس نے آتے ہی کمال کردکھایا اور جہانگیر کو اپنا گرویدہ بنالیا اور جہانگیر نے اسے اپنا خاص درباری بنالیا۔ اسی کی بدولت انگریزوں کو اس خطے میں آنے کا موقع ملا اور انہوں نے یہاں اپنی تجارت کا آغاز کیا۔

☆**17 فروری 1619ء** میں لارڈ سرٹامس واپس انگلستان چلا گیا۔

☆**1620ء** کے بعد انگریزوں نے سندھ کے قریب بندرگاہ سورت میں پہلی تجارتی بندرگاہ بنائی اس کے بعد انہوں نے اپنا تجارتی مرکز مسولی پٹم میں بنالیا اس کے بعد مدراس کی طرف کوچ کرتے ہوئے انہوں نے مدراس میں ایک قلعہ تعمیر کروایا۔ اس قلعے کا نام سینٹ جارج رکھا گیا اسی دوران انگلستان کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے قدم یہاں جمانے شروع کردیئے اور اس وقت کے مغل بادشاہ فرخ سیر نے انہیں تمام مراعات دے رکھیں تھیں۔

☆**1739ء** میں نادر شاہ درانی نے افغانستان سے آکر یہاں قبضہ کیا۔

☆**20 نومبر 1750ء** کو حیدر علی کے گھر بیٹے کی پیدائش ہوئی جس کا نام فتح محمد رکھا گیا جو بعد میں ٹیپو سلطان کے نام سے مشہور ہوا۔

☆**18 ویں صدی** کے وسط میں نواب سراج الدولہ جو بنگال کے صوبیدار علی وردی خان کا بیٹا تھا، انگریزوں کی چالوں کو سمجھ چکا تھا اس جواں ہمت شخص نے انگریزوں کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا لیکن اس کو کیا پتہ تھا کہ اس کی فوج کے کئی سپہ سالار انگریزوں کے ہاتھوں بک چکے تھے۔

☆**1757ء** میں انگریزوں کے ساتھ پلاسی کے میدان میں جنگ ہوئی جسے جنگ پلاسی کہتے ہیں اس جنگ میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور اس طرح مسلمانوں کی حکومت ختم ہوگئی اور اس طرح انگریزوں نے بنگال پر قبضہ کرلیا۔ انگریزوں نے بنگال پر قبضہ کرکے یہ سیکھا کہ ہندوستانیوں کو آپس میں لڑاؤ، بیچ بچاؤ کرنے کے بہانے دونوں کو مارگراؤ، دونوں کو مار کر خود حاکم بن جاؤ۔ اس طرح انگریز کی تجارت بنگال، بہار، اڑیسہ تک پھیل گئی۔

☆**1761ء** میں ریاست میسور میں سلطان حیدر علی جو 1717ء میں پیدا ہوا تھا، نے تیس جہازوں پر مشتمل ایک بحری بیڑہ قائم کیا اور کئی جنگوں میں انگریزوں کو 1761ء سے 1782ء تک شکست دیتا رہا اور حیدر علی کی ریاست کا رقبہ 84 ہزار مربع کلومیٹر تک پھیل گیا۔

☆**1767ء** میں سلطان حیدر علی اور انگریزوں کی میسور میں لڑائی ہوئی۔

☆**1772ء** میں ٹیپو سلطان نے مرہٹوں کو دریائے کاویری کے مقام پر شکست دی اس وقت ٹیپو سلطان کی عمر 21 سال تھی۔

☆**6 دسمبر 1782ء** میں سلطان حیدر علی نے سرطان کی بیماری کی وجہ سے وفات پائی اور حیدر علی کو سرنگا پٹم میں لال باغ کے مقام پر دفنایا گیا اور سلطان ٹیپو نے حکومت سنبھالی۔

☆**1786ء** سید احمد شہید پیدا ہوئے۔ یہ سید احمد شہید ہی تھے جنہوں نے سکھوں کے خلاف جہاد شروع کیا اور سکھوں کے خلاف ہی لڑتے ہوئے بالاکوٹ کے مقام پر شہید ہوئے۔

☆**11 فروری 1791ء** میں انگریزوں نے مرہٹوں اور نظام دکن کو ملا کر سلطنت میسور پر حملہ کردیا جس میں انگریزوں کو فتح ہوئی اور انگریزوں نے میسور کے آدھے حصے پر قبضہ کرلیا حتیٰ کہ انگریزوں نے سرنگا پٹم کا بھی محاصرہ کرلیا۔ سلطان ٹیپو کی فوج میں بھی کئی غدار شامل ہوچکے تھے۔

صلح ان شرائط پر ہوئی کہ سلطان اپنے دونوں صاحبزادے بطور یرغمال انگریزوں کے حوالے کرے گا۔ سلطان نے یہ شرط مان لی۔

☆**1793ء** میں تاوان کی ادائیگی پر دونوں

بیٹے سلطان ٹیپو کو واپس مل گئے، شہزادوں کی واپسی پر بڑا جشن منایا گیا اس کے بعد سلطان نے انگریزوں سے بدلہ لینے کی ٹھان لی اور فوج کی از سر نو تیاری کی۔

☆4 مئی 1799ء میں ٹیپو سلطان کی چوتھی لڑائی سرنگاپٹم کے مقام پر ہوئی اس میں بھی سلطان کے غداروں نے کافی اہم کردار ادا کیا اور ٹیپو سلطان نے خود آخری دم تک لڑنے کی کوشش کی لیکن انہیں وہیں شہید کر دیا گیا انہوں نے 48 سال کی عمر میں شہادت کا جام نوش کیا۔

☆5 مئی 1799ء کو ظہر کی نماز کے وقت ان کا جنازہ اٹھایا گیا اور انہیں باپ کے پہلو بہ پہلو لال باغ میں دفنایا گیا۔

☆17 راکتوبر 1817ء کو دہلی میں سرسید خان پیدا ہوئے۔

☆16 جنوری 1826ء میں سید احمد شہید نے گوالیار، ٹونک، سندھ، بلوچستان، قندھار، غزنی اور کابل سے سکھوں کے خلاف تحریک شروع کی۔ ان کا مسلمانوں نے بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا۔

☆1831ء میں سید احمد شہید بالاکوٹ کے مقام پر شہید ہوگئے۔

☆1835ء میں انگریزی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا گیا۔ انگریزوں نے سندھ تک رسائی حاصل کر لی۔

☆1846ء میں انگریزوں کا مقابلہ سکھوں کے ساتھ ہوا اس لڑائی میں انگریزوں کا پلڑا بھاری تھا ان دنوں کشمیر کا راجہ گلاب سنگھ تھا جس نے انگریزوں کا ساتھ دیا اور اس کے بدلے 75 ہزار روپے اور کشمیر کا وسیع علاقہ حاصل کیا۔

☆1849ء میں انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کیا۔

☆1850ء تک انگریز پورے ہندوستان پر قبضہ کر چکا تھا اور 1850ء ہی میں انگریزوں نے اسلامی قانون کے خلاف ایکٹ پاس کیا۔

☆10 مئی 1857ء کو میرٹھ کی چھاؤنی میں انگریزوں کے خلاف جنگ کا آغاز ہوا۔

☆19 مئی 1857ء کو مولوی احمد سعید اور مولوی فضل حق خیرآبادی نے جہاد کا فتویٰ دیا (یہ جنگ ناکام ہوگئی تھی جس میں بہادر شاہ ظفر کو دلی کے لال قلعہ میں گرفتار کر کے مقدمہ چلایا گیا تھا اور اس وقت ہندوستان کا گورنر لارڈ کیننگ تھا) اور مغلوں کی رہی سہی حکومت کا بھی نام ونشان مٹا دیا گیا تھا۔

☆1861ء میں بہادر شاہ ظفر نے رنگون میں وفات پائی۔

☆1869ء میں سرسید احمد خان انگلستان چلے گئے، وہاں ڈیڑھ سال قیام کیا۔

☆1870ء میں سرسید احمد خان نے ''انجمن ترقی مسلمانان'' ہند کے نام سے انجمن قائم کی۔

☆24 دسمبر 1870ء میں بنارس میں سرسید احمد خان نے ''تہذیب الاخلاق'' کے نام سے رسالہ نکالا۔

☆1875ء میں سرسید احمد خان نے علی گڑھ سکول قائم کیا۔

☆25 دسمبر 1876ء کو قائداعظم محمد علی جناح کی پیدائش کراچی میں ہوئی۔

☆1877ء میں سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کی بنیاد سید امیر علی نے رکھی۔

☆8 جنوری 1877ء کو علی گڑھ سکول کو ایم اے او کالج کا درجہ دے گیا۔

☆1882ء میں لوکل سیلف گورنمنٹ ایکٹ پاس کیا گیا جس کی رو سے میونسپلیں اور ضلعی کونسلیں قائم کی گئیں۔

☆1883ء میں البرٹ ایکٹ پاس کیا گیا جس کی رو سے I پریس کو آزادی ہوگی۔ II کسی بھی ہندوستانی کو بغیر کسی وجوہ کے گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ III ملک بدر کیا جا سکتا ہے۔

18 دسمبر 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا جس کی بنیاد ایلن اکٹیون ہیوم نے رکھی کانگریس کا پہلا اجلاس 28 دسمبر 1885ء میں بمبئی میں ہوا جس کی صدارت مسٹر بینر جی نے کی۔

☆1886ء میں دوسرا اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت دادا بھائی نوروجی نے کی۔

☆1887ء میں محمڈن ایجوکیشن کانفرنس کے نام سے سرسید احمد خان نے لکھنؤ میں کانفرنس منعقد کی جس میں مسلمانوں کے مسائل کو اجاگر کیا گیا۔

☆1888ء میں سرسید احمد خان نے ہندوؤں کو کھلم کھلا تنقید کا نشانہ بنایا۔

☆16 راکتوبر 1905ء میں تقسیم بنگال کا اعلان ہوا جس کی تجویز وائسرائے لارڈ کرزن نے دی تھی۔

☆دسمبر 1906ء میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ڈھاکہ میں منعقد ہوئی۔

☆30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کا آغاز ہوا، نواب وقار الملک نے اس اجلاس کی صدارت کی تھی جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا، اس لیگ کے پہلے صدر سر آغا خان تھے اور اس لیگ کا نام سر محمد شفیع نے رکھا آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا اجلاس دسمبر 1907ء میں کراچی میں سر آدم جی کی صدارت میں منعقد ہوا اس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسلم لیگ کا ایک صدر چھ نائب صدر ایک سیکرٹری، دو جائنٹ سیکرٹری اور چالیس اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی قائم ہوگی۔

☆7 راگست 1908ء ہندوؤں نے تقسیم بنگال کی منسوخی کے لئے سودیشی تحریک کا آغاز کیا جبکہ 1908ء میں لندن میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

☆1908ء میں علی گڑھ میں ان عہدیداران کا باقاعدہ تقرر ہوا۔

☆15 جنوری 1909ء کو منٹو مارلے اصلاحات (گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ) کی اشاعت ہوئی۔

☆1910ء میں مسلم لیگ کا مرکزی دفتر علی گڑھ سے لکھنؤ منتقل کر دیا گیا۔

☆1910ء میں لارڈ ہارڈنگ نے وائسرائے کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔

☆دسمبر 1911ء میں ملکہ فیری دہلی پہنچیں۔

☆12 دسمبر 1911ء کو تقسیم بنگال کی تنسیخ ہوگئی۔

☆1913ء میں قائداعظم یورپ چلے گئے جہاں ان کی ملاقات مولانا محمد علی جوہر، سید وزیر حسن سے ہوئی۔

☆ستمبر 1914ء میں پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔

☆1916ء میں ریشمی رومال تحریک کا آغاز ہوا اور اس تحریک کا نام اس لئے پڑا کہ مجاہدین آزادی اپنے پیغامات خفیہ طور پر ریشمی رومال پر لکھ کر بھیجتے تھے۔ مولانا محمود الحسن نے اس تحریک کا لائحہ عمل تیار کیا، اس تحریک کے اعلیٰ عہدیدار دوسرے ممالک میں اپنے مطالبات کے لئے گئے لیکن روس، نیپال افغانستان نے اس تحریک کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا، اسی وجہ سے انگریزوں نے اس تحریک پر اپنے ظلم کی انتہا کر دی اور مولانا محمود الحسن کو عمر قید کی سزا سنا کر مالٹا میں قید کر دیا۔

☆نومبر 1916ء میں میثاق لکھنؤ کے نام سے ایک مشہور معاہدہ ہوا جس میں ہندو مسلم اتحاد بحال ہو گیا۔

☆دسمبر 1916ء میں مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان لکھنؤ پیکٹ کے نام سے ایک معاہدہ ہوا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تحریک پاکستان کی بنیاد ہی معاہدہ لکھنؤ ہی بنا تھا۔

☆23 مارچ 1919ء کو مسلمانوں اور ہندوؤں پر برصغیر میں رولٹ ایکٹ نافذ کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ انگریزوں کی حکومت کے خلاف کسی بھی تحریک کو سختی سے دبایا جائے۔

☆30 مارچ 1919ء کو پورے برصغیر میں رولٹ ایکٹ کے خلاف ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔

☆13 راپریل 1919ء کو جلیانوالہ باغ (امرتسر) میں ایک تاریخ ساز واقعہ پیش آیا جس میں جلسہ گاہ میں قتل کا حکم دیا گیا تھا۔ اس کا ذمہ دار سر مائیکل اڈوائر تھا جسے بعد میں قتل کر دیا گیا تھا۔ اسے قتل کرنے والے نے اپنا نام رام سنگھ آزاد بتایا تھا۔

☆تحریک خلافت کا پہلا اجلاس 24 نومبر 1919ء ہوا۔ تحریک خلافت کے اہم قائدین میں مولانا محمد علی جوہر، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا شوکت علی، حکیم اجمل خان تھے۔

☆1920ء میں قائداعظم مسلم لیگ سے مستعفی ہوگئے۔

☆فروری 1920ء میں تحریک خلافت کا تیسرا اجلاس ممبئی میں ہوا اس اجلاس میں انگلستان کے خلاف تحریک کو پختہ کرنے کا ارادہ کیا گیا۔

☆19 مارچ 1920ء کو خلافت کمیٹی نے یوم غم منایا۔

☆1921ء میں علی گڑھ یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔

☆29 ستمبر 1922ء میں لائیڈ جارج کا ترکوں کے ساتھ معاہدہ التوائے جنگ ہوا۔

☆2 مارچ 1929ء میں ترکی میں خلافت عثمانیہ کا سرے سے ہی خاتمہ کر دیا گیا۔

☆13 راپریل 1929ء کو سائمن کمیشن واپس انگلستان چلا گیا۔

☆یکم جنوری 1929ء کو دہلی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس طلب کیا گیا جس میں لگ بھگ 3 ہزار نمائندوں نے حصہ لیا۔

☆مارچ 1929ء میں قائداعظم نے دہلی میں نہرو رپورٹ کے جواب میں مشہور 14 نکات پیش کئے۔

☆مئی 1930ء میں سائمن کمیشن کی رپورٹ پیش کی گئی، اس سائمن کمیشن میں کوئی ہندوستانی شامل نہیں تھا۔

☆11 نومبر 1930ء کو لندن میں پہلی گول میز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کانگریس نے شرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

☆19 جنوری 1931ء کو پہلی گول میز کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

☆7 ستمبر 1931ء کو دوسری گول میز کانفرنس لندن میں شروع ہوئی، دوسری گول میز کانفرنس میں مسلم وفد کی نمائندگی سر آغا خان نے کی جبکہ کانگریس کی نمائندگی گاندھی نے کی۔

☆17 نومبر 1932ء کو تیسری گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی۔

☆29 دسمبر 1932ء میں ڈاکٹر علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد پیش کیا تھا جس کا اردو میں ترجمہ محمد یعقوب نے کیا۔

☆1927ء میں مسلم لیگ دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی ایک گروپ قائداعظم گروپ اور دوسرا گروپ محمد شفیع گروپ تھا۔

☆28 جنوری 1933ء میں چودھری رحمت علی نے پاکستان کے حق میں ایک پمفلٹ لکھا جس کا عنوان تھا ''اب یا پھر کبھی نہیں''۔

☆1935ء میں گورنمنٹ ایکٹ آف انڈیا پاس ہوا۔

☆1936ء میں عام انتخابات ہوئے جس میں کانگریس کو بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی۔

☆13 راکتوبر 1937ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ نے پہلا جلسہ منعقد کیا۔

باقی صفحہ 7 پر

## پاکستانی اخبارات کے دانشور کالم نویسوں کے رشحات قلم

# پاکستان کی بقا اسی میں ہے کہ نفرت نہ پھیلائی جائے

مرتبہ: مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

## محبان وطن کے لئے لمحۂ فکریہ

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں وطن عزیز پاکستان کا حصول ایک لمبی جدوجہد کا نتیجہ تھا جو مسلمانان ہند نے ذات پات اور فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر قائداعظم جیسی عظیم اور بااصول شخصیت کی قیادت میں سرانجام دی تھی۔ ہر چند کہ اس آزادی اور خودمختاری کے راستے میں بہت سی مشکلات اور رکاوٹیں حائل تھیں جیسا کہ انگریز اور ہندو کی سرتوڑ مخالفت، متعدد مذہبی گروہوں کی باہمی چپقلش اور قومی تقاضوں سے مغائرت نیز مفاد پرستی کے نتیجے میں قائداعظم اور آپ کی جماعت مسلم لیگ سے ٹکراؤ، لیکن اس کے باوجود قائداعظم اور ان کے مخلص اور ان تھک رفقاء قدم بقدم مسلمانوں کے عوام اور خواص کو مسلم لیگ کے ہمنوا بنانے میں کامیاب ہوتے چلے گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پاک وطن کی عمارت تشکیل کے مراحل طے کرنے لگی۔

اگر اس وقت کی تاریخ پاکستان کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ پاکستان کے حصول اور مسلم لیگ کی کامیابی کے سلسلہ میں قائداعظم کا ایک ابتدائی اور بنیادی کارنامہ یہ تھا کہ آپ نے گروہ بندی اور فرقہ پرستی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے تمام مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی تلقین اور دعوت دی۔ جس سے مسلم لیگ کی افرادی اور سیاسی قوت میں زبردست اضافہ ہو گیا گویا کہ پاکستان کی عمارت کا پہلا بنیادی اور نہائت ہی مضبوط ستون کلمہ طیبہ کی بنیاد پر تمام مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق پر استوار ہوا۔ انہی متحدہ و منضبط مسلمانوں نے آگے جا کر مسلم لیگ کو اپنے ووٹ کے ذریعہ کامیاب کرایا اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

اس باہمی اتحاد و اتفاق کی قوت اور برکت کا ذکر کرتے ہوئے برصغیر کے قدیمی اخبار نوائے وقت نے 15 مئی 1990ء کو اپنے اداریہ میں لکھا۔

''وطن عزیز اسلامیان برصغیر کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے اور اس جدوجہد میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر نے حصہ لیا تھا۔ اس وقت وطن عزیز میں فرقہ وارانہ منافرت اور تعصّبات کی جو کیفیت نظر آتی ہے اگر خدانخواستہ 1946ء میں برصغیر کے مسلمان شیعہ، سنی اور دیوبندی، بریلوی کے طور پر سوچتے اور انہی اختلافات کی بناء پر سیاست کرتے تو یقینی بات ہے کہ قیام پاکستان کا کارنامہ انجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس وقت ہم سب مسلمان تھے اور ایک علیحدہ وطن کے لئے کوشاں تھے۔''

(اداریہ نوائے وقت 13 مئی 1990ء)

## تاریخ کو یاد رکھیں

نظریہ پاکستان ٹرسٹ کی تقریب کی اخباری رپورٹ نوائے وقت 14 اگست 2008ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

''جسٹس (ر) منیر احمد مغل نے صدارتی خطاب میں کہا کہ قائداعظمؒ نے کلمہ طیبہ سے مضبوط رشتہ قائم کیا اس رشتے ہی کی بدولت دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست اور مسلمانان ہندوستان کے لئے علیحدہ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

جو قومیں اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہیں اور اپنی تاریخ سے نئی نسلوں کو روشناس کرواتی ہیں وہ کبھی زوال کا شکار نہیں ہوتیں۔''

(نوائے وقت مورخہ 14-8-2008 ص 8 کالم 4)

## اتفاق واتحاد کی نفی کا مطلب پارہ پارہ ہوجانا ہے

کسی قوم اور ملک کے لئے اتفاق اور اتحاد کی اہمیت سے کوئی ذی ہوش اور محبّ وطن انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اتنی عام فہم اور بنیادی حقیقت ہے جس کا علم اس ان پڑھ دیہاتی کسان کو بھی تھا جس کی کہانی شائد اب بھی سکول کے بچوں کو ''اتفاق کی برکت'' کو سمجھانے کے لئے پڑھائی جاتی ہے۔ آیئے اس کہانی کا اعادہ کرتے ہیں۔

ہم نے سکول کے زمانہ میں پڑھا کہ ایک کسان کے پانچ بیٹے تھے جو بدقسمتی سے آپس میں لڑتے جھگڑتے اور الگ الگ راہیں اختیار کرتے تھے جب کسان کی پند ونصیحت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا تو ایک دن کسان نے لکڑیوں کا ایک گٹھا منگوایا اور ہر لڑکے کو باری باری اسے توڑنے کی دعوت دی لیکن اس بندھے ہوئے مربوط گٹھے کو کوئی بھی توڑ نہ سکا تب کسان نے اس گٹھے کی لکڑیاں الگ الگ کر کے ہر لڑکے کو باری باری ایک ایک لکڑی دی کہ وہ اسے توڑ کر دکھائے ہر نوجوان نے الگ الگ لکڑی کو زور بازو سے بآسانی توڑ دیا تب کسان نے کہا ''بچو! اس لکڑی کے گٹھے سے عبرت پکڑو۔ اگر تم الگ الگ رہو گے اور ایک دوسرے سے نااتفاقی کرو گے تو زمانے والے تمہیں ایک ایک کر کے بآسانی مغلوب ومعتوب کر لیں گے لیکن اگر تم نے اپنا اتحاد قائم رکھا اور قوت کو یکجا رکھا تو کوئی تمہارے مقابلے پر آنے اور نقصان پہنچانے کی جرأت نہ کرے گا۔'' ع

ملے جو کڑی کڑی ایک زنجیر بنے!

## منافرت اور تشتت خطرناک ہے

اس بات کا سمجھ لینا چنداں مشکل نہیں کہ اگر ایک گھر یا خاندان میں باہمی نزاع اور بے اتفاقی گھر کے سکون اور اہل خانہ کی ترقی اور طاقت کو کمزور اور متزلزل کر دیتی ہے تو ملک بھر میں مختلف طبقوں کے درمیان دنگا فساد اور خدانخواستہ مذہبی بنیادوں پر نفرت اور تشدد کیا رنگ دکھلائے گا۔ اہل علم و دانش کے نزدیک اس طرح کی بہت سی کدورتیں اور دوریاں علم و حلم اور رواداری و بردباری کے فقدان سے جنم لیتی ہیں۔ اپنی رائے اور موقف کو دوسروں پر زبردستی ٹھونسنے اور ہٹ دھرمی اور جبر واستبداد کو شیوہ بنانے سے مذہبی منافرت پھیلتی ہے۔ خاکسار اس نکتے کی ثقاہت اور وضاحت کے سلسلہ میں معروف دینی مقرر و مضمون نگار جناب شاہ بلیغ الدین کے مضمون ''روشنی۔ علم اور حلم'' مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 22 مئی 2007ء میں سے کچھ ضروری اور قابل غور اقتباسات درج کرتا ہے۔ شاہ بلیغ الدین اپنے متذکرہ مضمون کے شروع میں حضرت امام مالک کا محتاط رویہ بیان کرتے ہیں:۔

''ایک کے بعد ایک اڑتالیس مسئلے امام مالکؒ سے پوچھے گئے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ میں اس وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ اڑتالیس کے منجملہ 32 کے جواب میں امام مالکؒ نے فرمایا کہ............ میں کچھ نہیں کہہ سکتا!............ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے جس میں امام مالک سے 48 سوال ہوئے اور انہوں نے بتیس سوالوں کے جواب نہ دیئے۔ امام شافعی یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ امام مالک ایسے بزرگ تھے جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تھا جو اپنی علمیت کا ڈھولک آپ پیٹتے، عبا و قبا کی نمائش ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں وہ نہ اپنے آپ کو پہچانتے ہیں نہ اللہ کو پہچانتے ہیں۔ ہاں نفس ان کا بہت موٹا ہوتا ہے اور اپنے نفس کو وہ مزید موٹا کرتے جاتے ہیں۔...... ان سب کا مقصد ایک ہی تھا۔ اپنے لئے دنیا کمانا۔ اللہ کے دین کو اس سے نقصان پہنچتا ہے تو ان کی بلا سے اسی لئے اللہ کے نیک بندوں نے کہا کہ ان لوگوں سے دور رہو جو قرآن کے ارشاد کے مطابق اپنے تھوڑے سے فائدے کے لئے آیات الٰہی کو بیچ دیتے ہیں اور لطف یہ کہ سمجھتے ہیں کہ وہ صاحب علم اور بڑے صاحب کردار ہیں علم آدمی میں پرہیزگاری اور انکساری پیدا کرتا ہے صاحب علم نہ خود مشتعل ہوتا ہے نہ دوسروں کے لئے برے الفاظ اپنی زبان سے نکالتا ہے۔ علم اور حلم کا بڑا ساتھ ہوتا ہے۔''

شاہ بلیغ الدین اپنے مضمون کے آخری کالم میں تحریر کرتے ہیں۔

''حضور اکرم ﷺ علم نافع کی دعا مانگا کرتے علم جب نفع بخش ہے تو اس کی پہلی صفت یہ ہے کہ آدمی خدا کو پہچاننے لگتا ہے دنیاوی حرص اس سے دور ہو جاتی ہے۔ جھوٹ سے اس کی زبان آلودہ نہیں ہوتی وہ نمائش اور ریاکاری کی طرف مائل نہیں ہوتا، نہ اسے سرکار دربار کی لو لگتی ہے علم کا کمال یہ ہے کہ صاحب علم ہمیشہ اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا ہے۔''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 27-5-2007 اداراتی صفحہ)

شاعر نے کیا پتے کی بات کی ہے:۔

دریا کو سمندر کی سمائی نہیں دیتا
کم ظرف کو اللہ بڑائی نہیں دیتا

## حضرت امام ابوحنیفہ کا قول حق

سنگدل اور متشدد گروہ کے مقابل پر اہل قبلہ اور کلمہ گو مسلمان، خواہ اعمال کے لحاظ سے کتنا ہی کمزور ہو، کے بارہ میں فتویٰ دینے کے سلسلہ میں اسلام کے بزرگوں نے کتنی احتیاط سے کام لیا ہے اس کے متعلق ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے:۔

نوائے وقت کے مذہبی کالم نگار میاں عبدالرشید کی وفات کے بعد بھی ان کے کالم ''نور بصیرت'' کے عنوان کے تحت باقاعدہ شائع ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں زیر عنوان ''خوارج'' نوائے وقت مورخہ 2 دسمبر 2006ء میں عبدالرشید مذہبی تاریک کے ایک خونچکاں ورق کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

''خوارج اپنے عقائد میں سنگدلی کی حد تک متشدد تھے۔ بے سوچے سمجھے الفاظ کی پیروی کرتے۔ دین کی روح کو پامال کر دیتے جو مسلمان سیدنا علیؓ یا سیدنا عثمانؓ یا سیدنا طلحہؓ یا سیدنا زبیرؓ کو برا نہ کہتا، اسے بے دریغ قتل کر دیتے مگر عیسائی کو ذمی سمجھ کر اس کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگا دیتے۔

ان کا سب سے بڑا عقیدہ یہ تھا کہ ہر گنہگار کافر ہے۔ اس عقیدہ نے امت مسلمہ کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے اثرات کسی نہ کسی صورت میں آج تک موجود ہیں۔ آج بھی مسلمان ایک دوسرے کو بدعتی اور مشرک کہہ کر انہیں کافر اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔''

آگے چل کر میاں عبدالرشید کہتے ہیں۔

''امام ابوحنیفہ لکھتے ہیں:۔ میرا یہ قول ہے کہ اہل قبلہ سب مومن ہیں، اور وہ فرائض کے ترک سے کافر نہیں ہو جاتے۔ جو شخص ایمان کے تمام فرائض بجا لاتا ہے، وہ مومن اور جنتی ہے، جو ایمان اور اعمال دونوں کا

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئرڈ یکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

بجلی کا نعم البدل
نیو ربوہ
الیکٹرونکس
جنریٹر ہی جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔
گیس اور پٹرول پر
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر:047-6215934

جماعت احمدیہ میں ہونے والی سال بہ سال ترقیات مبارک ہوں
علی تکہ شاپ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
طالب دعا: محمد اکبر
فون:047-6212041

تقریبات آپ کی......معیار ہمارا
پرسکون ماحول
فل ائر کنڈیشنڈ
وسیع پارکنگ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال
بکنگ جاری ہے
الرفیع بینکوئیٹ ہال
رابطہ رشید برادرز گولبازار ربوہ
047-62151555-6211584

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان6212837 رہائش:6214840

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اوراب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ-/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ
-/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ-/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری:6215713 گھر:6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل:0332-7063013

LC Rana Traders
Lace Centre
Rana Mubashir Ahmad
Atta Shopping Centre,Commercial Market,Rawalpindi
Tel:4456765,4452299
MoB: 0333-5103705,0321-5840362

ہول سیل ہر قسم کا اعلیٰ ومعیاری کاغذ دستیاب ہے
پرائم پیپر ٹریڈرز
22۔ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ۔لاہور
فون آفس: 042-7232380, 042-7248012
طالب دعا: ملک مدثر احمد سنکوہی

GLS APX
فیصل آباد کے احمدی احباب کیلئے خوشخبری
Global Logistic Solutions
World Wide Courier

تارک ہے، وہ کافر اور دوزخی ہے۔
جو شخص ایمان رکھتا ہے۔ مگر فرائض اس سے ترک ہو جاتے ہیں وہ مسلمان ضرور ہے لیکن گناہ گار مسلمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اس پر عذاب کرے یا اسے معاف کردے۔
(کالم ''نوربصیرت''، مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 2 دسمبر 2006ء)

## منافرت پھیلانے والے کون ہیں

معروف قلمکار ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اپنے مضمون مطبوعہ نوائے وقت 10 جولائی 2007ء میں مسلم لیگ مخالف اور کانگریس کے کارندوں کا ذکر کرتے ہوئے اور ان کی شکست خوردہ نفسیات کو پڑھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

''پاکستان انہیں آج بھی کڑوا لگتا ہے کیونکہ وہ اپنی ہندو مزاجی میں مست رہے اور یہ اندازہ نہ کر سکے کہ پاکستان کا قیام ناگزیر ہو چکا ہے اس لئے وہ محمد علی جناح کے ساتھ شریک کیوں نہ ہو سکے۔ پاکستان بنانے کی ''غلطی'' چونکہ انہوں نے نہیں کی اس لئے آج بھی وہ اس دولت خداداد کے بدخواہ بن کر ملت اسلامیہ کے مستقبل میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے! تحریک پاکستان کے یہ مخالف اور ان کی نئی نسل بھی انانیت کے خول سے نہیں نکل سکے۔ وہ آج بھارت، اسرائیل اور صلیبی سامراج کے اتحاد سے بھی غافل ہیں جو پاکستان کے درپے ہیں یہ تگڈا یعنی تین دشمنان ملت اسلامیہ کو نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں مگر ہندو مزاج اور ہندو نواز لیڈروں کی بلا سے، مسلمان جائیں بھاڑ میں! وہ چونکہ یہ ملک قائم کرنے کی کوشش میں شرکت سے محروم رہے اس لئے ان کی انانیت انہیں یہ مؤقف اختیار کرنے پر آج بھی بضد ہے۔ حالانکہ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم نے ان سب کو تمام تر تلخیاں بھول کر پاکستان آنے کی دعوت عام دی تھی جسے تحریک پاکستان کے بعض کھلے مخالفین نے قبول کر لیا تھا۔''
(نوائے وقت مورخہ 10-7-2007 کالم نمبر 2)

## پہلے بنیادی ستون کو متزلزل نہ ہونے دیں

خاکسار نے مضمون کے ابتدائی حصہ میں مستند حوالوں سے واضح کیا تھا کہ قائداعظم نے تحریک پاکستان کے دوران کلمہ طیبہ کی بنیاد پر مسلمانان ہند کو مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے متحد و منضبط ہونے کی دعوت و تلقین کی تھی اور یہی اتحاد و اتفاق نوزائیدہ مملکت کا پہلا مضبوط ستون بنا جس سے مسلم لیگ کو بے پناہ انفرادی اور سیاسی قوت حاصل ہوئی لیکن آج اہل علم و دانش ہمیں بار بار جھنجوڑ رہے ہیں کہ وطن عزیز کے مفاد وثبات کے خلاف عمل کرنے والے انتہا پسند اور متشدد عناصر اپنے مذموم اور سنگدلانہ عزائم سے پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کر رہے ہیں جو ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

آیئے اس سلسلہ میں دوتین بیانات پڑھتے ہیں۔
(الف) قائداعظم نے تو ہمیں یہ رہنما اصول بتایا تھا۔
(از نوائے وقت 11 جون 2008 ص 13)
''کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے افراد ایک صف میں متحد ہو کر آگے نہیں بڑھتے۔ ہم سب پاکستان میں زندگی بسر کرتے ہیں، اس لئے ہمیں بھی اس کا حق ادا کرنا چاہئے۔ ہمیں اس کی خدمت کرنی چاہئے تاکہ یہ دنیا کی ایک شاندار، عظیم اور خوشحال مملکت بن جائے''۔
(بار ایسوسی ایشن کراچی 25 جنوری 1948ء)

(ب) لیکن آج جو صورت حال ہے وہ ''نوائے وقت'' اور ''نیشن'' کے ایڈیٹر انچیف جناب مجید نظامی کے الفاظ میں سنیئے:۔
''انہوں نے کہا کہ قائداعظمؒ نے ہمیں ایک قوم بنایا تھا لیکن اس کے بعد ہم ایک قوم رہنے کے بجائے سندھی، پنجابی، بلوچی اور دیگر گروہوں میں بٹ گئے۔ اب دعا ہے کہ ہم قائداعظمؒ کے فرمان کے مطابق ایک قوم بن کر پاکستان کی حفاظت کریں اور دنیا میں اس کا مقام و مرتبہ بلند کریں۔''
(بیان مجید نظامی مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 12 ستمبر 2008ء کالم 5)

(ج) ''جنگ میگزین'' کے ساتھ انٹرویو کے دوران ایک سوال کے جواب میں بیرسٹر اعتزاز احسن (سابق وزیر داخلہ) یہ افسوسناک حقیقت بیان کرتے ہیں۔
''یہاں (سابق۔ ناقل) مغربی پاکستان میں بڑی عجیب سوچ تھی پاکستان بننے کے بعد ہم نے یہاں نئے ہندو (یعنی غیر مسلم۔ ناقل) بنانے شروع کر دیئے۔''
جنگ: وہ کیسے؟
اعتزاز احسن:۔ ''ہم نے ہندو ڈھونڈ ڈھونڈ کر بنائے۔ 1953ء میں ہم نے نئے ہندو بنا دیئے اور ایک اینٹی احمدیہ موومنٹ چلا دی اس کے بعد ہم نئے نئے ہندو بناتے گئے جہاں ہمیں برداشت سے کام لینا چاہئے تھا۔ جہاں ہمیں قائداعظمؒ کے اس قول پر عمل کرنا چاہئے تھا کہ آپ کا تعلق کسی مذہب سے ہو یا آپ کا کوئی بھی عقیدہ ہو۔ آپ سب برابر کے پاکستانی ہو۔ لیکن ہم نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور گروہ بندیاں پیدا کر دیں۔''
(انٹرویو بیرسٹر اعتزاز احسن مطبوعہ جنگ میگزین مورخہ 5 ر اگست 2001ء ص 6 کالم نمبر 1)

(د) مذہبی و تاریخی مضمون نگار ابوالامتیاز ع۔ س۔ مسلم اپنے مضمون ''اے کاش سنبھل جائیں مکافات سے پہلے'' مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 11 ستمبر 2005ء میں قائداعظم کی عظیم شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
''آپ نے ایمان، اتحاد اور تنظیم (اطاعت) کا ایسا انقلابی اور خوش آئندہ نصب العین دیا کہ تمام قوم نے بلاتفریق مقامی و مہاجر اور مذہب و ملت صرف اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا اور ہر طوفان سے گزر گئی ............ اور سچ پوچھیے تو قائداعظمؒ نے صرف یہی کیا کہ ہم رسول عربی ﷺ کا جو سبق بھلا بیٹھے تھے، وہ انہوں نے پھر یاد دلایا کہ:
''سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یہ زنجیر اخوت اور رشتہ مودت اتنے مضبوط محکم ہیں کہ اس کے سامنے رنگ و خون، زبان و ثقافت اور نسل و وطن کے سب نعرے ہیچ بلکہ کالعدم ہیں۔''
جب تک ہم نے اس رسی کو مضبوط پکڑے رکھا، نہ صرف ہم کامیاب و کامران ہوئے اور کامیاب و کامران رہے بلکہ کسی کو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہیں ہوئی ............ لیکن جب ہم نے اس رسی کو چھوڑ دیا اور رنگ و نسل زبان و ثقافت اور قوم وطن کے الگ الگ دھاگوں میں الجھ گئے تو دنیا نے دیکھا اور ہم نے دیکھا کہ ہماری ہوا اکھڑ گئی۔''
صاحب مضمون اپنے بیان کو اس شعر پر ختم کرتے ہیں:۔

ممکن ہو تو ہم ساعتِ میقات سے پہلے
اے کاش سنبھل جائیں مکافات سے پہلے

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 11 ستمبر 2005ء ادارتی صفحہ)

## بعض غیر ذمہ دار ٹی۔وی چینلز

افسوس کہ دین حق کی بنیادی تعلیم اور قائداعظم کے رہبر اصولوں کو نظرانداز کر کے قوم کو فتنہ و فساد کی آگ میں جھونکنے میں متشدد و متعصب گروہوں کے ساتھ ساتھ کچھ ٹی۔وی چینلز بھی شامل ہو گئے ہیں۔ جہاں مثلاً ایک غیر ذمہ دار اور انتہائی تنگ نظر ''ڈاکٹر'' (جس کی امریکی ڈگریوں کے جعلی ہونے کا چرچا کافی عرصہ پہلے اخبارات میں ہو چکا ہے) ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایسا یکطرفہ۔ بے سروپا اور مسموم پروگرام نشر کرتا ہے جس کا مقصد مذہبی منافرت اور اشتعال پھیلانے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو فقط اپنے لچھے دار تقریروں اور الزام تراشیوں سے دلچسپی ہوتی ہے۔ غیر جانبدارانہ غور و فکر اور مخلوق خدا کی بھلائی اور امن و امان سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ پھر بھی یہ شکر کی بات ہے کہ ان کم حوصلہ اور کوتاہ اندیشوں کے مقابل پر وطن عزیز میں ایسے بردبار اور صاحب علم و نظر اور انصاف پسند دانشور بھی موجود ہیں جو اس طرح کے فسادی لوگوں کی مذموم حرکتوں اور قبیح سرگرمیوں پر نہ صرف نظر رکھتے ہیں بلکہ انہیں ملک و قوم کے سامنے بے نقاب بھی کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ہمیں ملک کے ممتاز اور صاحب طرز ادیب، جناب انتظار حسین کا ایک انٹرویو پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ انٹرویو کرنے والے سینئر صحافی اصغر عبداللہ تعارفی سطور میں لکھتے ہیں:۔
''انتظار حسین کا شمار ان اہل دانش میں ہوتا ہے جنہوں نے تقسیم ہند کا تجربہ شعور کی آنکھ سے دیکھا''۔
(تاریخ پیدائش 21 دسمبر 1925ء بمقام میرٹھ بھارت)
صحافی اصغر عبداللہ کے ایک سوال کے جواب میں جناب انتظار حسین کہتے ہیں:۔
''میں آپ کو مذہب سے متعلق میڈیا کے رویے کی ایک مثال دیتا ہوں۔ ہمارے ہاں سرسید احمد خان کے دور سے مذہب سے متعلق کھلے اور متوازن دل و دماغ کے ساتھ سوچنے کا مستحسن عمل کا آغاز ہوا۔ نئی تفسیریں آئیں، نئی تعبیریں آئیں۔ علامہ اقبال کے لیکچرز ہیں، اور بہت سے اہل علم کی تحریریں ہیں۔ مذہب کو دور جدید کے سیاق و سباق میں سمجھنے کی کوشش ہو رہی تھی۔ میڈیا نے اس میں بھی الٹا چکر گھما دیا ہے۔ مختلف چینلوں پر روایتی مولوی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسلام سے متعلق وہی دقیانوسی قسم کی تعبیر و تشریح کر رہے ہیں۔ جس کے خلاف روشن خیال مفسرین نے شدید ردعمل میں بہت سارا کام کیا۔ اب نجی چینلز پر صبح و شام ان مولویوں کے پروگرام چل رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح مذہب کی تفسیر و تعبیر پر نظر ثانی کا عمل، جس کے لئے ہمارے اسلاف نے بڑی محنت کی، جمود کا شکار ہو گیا ہے۔''
(انٹرویو مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 7 ستمبر 2008ء ص 14 کالم 2،3)

افسوس کہ ایسے ''دقیانوسی'' خیالات اور گفتار کے فتویٰ بازوں کی اشتعال انگیزی اور چرب زبانی کے نتیجہ میں بعض معصوموں اور انسانیت کے خدمت گاروں کا خون بہایا جاتا ہے تو دردمند شرفاء کا دل خون کے آنسو روتا ہے اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔

جب سرِ محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دوتین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,Fax:6213966

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور
ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

# شہید کی جو موت ہے

تمہیں سے اے مجاہدو جہان کا ثبات ہے
تمہاری مشعلِ وفا فروغِ شش جہات ہے
تمہاری ضو سے پُر ضیا جبینِ کائنات ہے
کواکبِ بقا ہو تم۔ جہاں اندھیری رات ہے
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

یہ نکتہ بے نظیر ہے معارف و نکات میں
کہ فرق ہے تمہاری اور عوام کی ممات میں
تمہارا امتیاز ہے دوام میں ثبات میں
جدا ہو کائنات سے تو محو اس کی ذات ہے
بقا ہے جس کی ذات کو وہ اک خدا کی ذات ہے

مجاہدوں کے بازوئے فلک فگن عجیب ہیں
بہادروں کے پنجہ ہائے تیغ زن عجیب ہیں
یہ جسم ہائے خونچکاں و بے کفن عجیب ہیں
مجاہد و شہید کے یہ بانکپن عجیب ہیں
حیات بھی حیات ہے تو موت بھی حیات ہے

زکوٰۃ دے اگر کوئی، زیادہ ہو تونگری
بکھیر دے اناج اگر تو فصل ہو ہری بھری
چھٹیں جو چند ڈالیاں نمو ہو نخل تاک کی
کٹیں جو چند گردنیں تو قوم میں ہو زندگی
لہو جو ہے شہید کا وہ قوم کی زکات ہے

بلائیں جن کی قوم لے تمہیں وہ شہسوار ہو
تمہیں وہ سرفروش ہو وہ تمہیں جانسپار ہو
تمہیں دفاع و احترام دیں کے ذمہ دار ہو
جو تم نہ ہو تو امن کی بنا نہ استوار ہو
تمہاری تیغ ضامن نظام کائنات ہے

﴿ عبدالمجید سالک ﴾

## قائداعظم کا سوانحی خاکہ

☆ولادت 25 دسمبر 1876ء کراچی
☆1882ء ابتدائی تعلیم کا آغاز
☆1893ء تعلیم کے لئے انگلستان کو روانگی
☆1897ء بمبئی میں وکالت کا آغاز
☆1900ء میں بمبئی میں بطور پریذیڈنسی مجسٹریٹ تقرر
☆1906ء بمبئی میں ہائی کورٹ میں بحیثیت ایڈووکیٹ
☆1909ء سپریم امپیریئل کونسل کے لئے بلا مقابلہ انتخاب
☆1910ء قانون ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے
☆1913ء مسلم لیگ میں شرکت
☆1914ء کانگریس کے ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے انگلستان گئے۔
☆1916ء مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس لکھنؤ کے صدر مقرر۔ میثاق لکھنؤ کی منظوری
☆1919ء رولٹ ایکٹ کے خلاف بطور احتجاج امپیریئل کونسل سے استعفیٰ
☆1920ء ترک موالات کے سلسلے میں اصولی اختلاف کی بناء پر کانگریس سے علیحدگی
☆1927ء مسلمانوں کے مشترکہ اجلاس دہلی کی صدارت
☆1929ء مسلم لیگ کے اجلاس دہلی میں چودہ نکات کا اعلان
☆1930ء کانگریس کی تحریک سول نافرمانی کی مخالفت، انگلستان میں مستقل سکونت
☆1931ء دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت اور ہندوستانی سیاست سے عارضی کنارہ کشی
1933ء حضرت مولانا عبدالرحیم درد (امام بیت الفضل لندن) کی کوششوں سے ہندوستانی سیاست میں واپسی
☆1934ء بمبئی کے شہری حلقے سے مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں کامیابی
☆1935ء جناح راجندر پرشاد فارمولا
☆1936ء قانون ہند 1935ء کے تحت صوبائی انتخاب، مسلم لیگ پارلیمینٹری بورڈ کا قیام۔ مسلم لیگ کے مستقل صدر کی حیثیت سے انتخاب، مسلم لیگ کی نئی جدوجہد کا آغاز انتخابات میں مسلم لیگ کی شاندار کامیابی
☆1937ء آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پہلے سالانہ اجلاس کلکتہ کی صدارت
☆1939ء یکم نومبر کو وائسرائے کی خواہش پر ان سے ملاقات
☆1940ء 23 مارچ لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ’’قرارداد لاہور‘‘ کی منظوری
☆1941ء مسٹر راج گوپال اچاریہ کی پیشکش
☆1942ء ہندوستان میں کرپس مشن کی آمد، قائداعظم سے ملاقاتیں اور پاکستان کے اصول کو تسلیم کر لینا۔ کرپس مشن کی تجاویز کا استرداد
☆1943ء 13 دسمبر کو تقسیم ہند کے مطالبے کی اٹل شرط کا اعلان
☆1946ء 23 فروری کو وزارتی مشن کا دورۂ ہند
☆1946ء 24 راگست کو لارڈ ویول کی طرف سے عبوری حکومت کے قیام کا اعلان، کانگریس کو حکومت بنانے کی دعوت، قائداعظم کا وائسرائے کی اس تیاری پر زبردست احتجاج
☆1947ء 21 مارچ بطور وائسرائے اور گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی ہندوستان میں آمد۔ وائسرائے سے ملاقاتیں اور مطالبہ پاکستان کی منظوری۔
☆1947ء 12 راپریل کو کانگریس کی طرف سے بنگال اور پنجاب کی تقسیم کا مطالبہ
☆1947ء 3 جون قیام پاکستان کا اعلان
☆1947ء 14 راگست کو پاکستان کا قیام
☆1948ء یکم جولائی کو بینک دولت پاکستان کا افتتاح
☆1948ء 14 راگست جشن استقبال کے موقع پر زیارت سے قوم کے نام جرأت آموز پیغام
☆1948ء 11 ستمبر کو نو بجے شام کے قریب کراچی میں بذریعہ ہوائی جہاز آمد۔ شب کو دس بجکر پندرہ منٹ پر انتقال۔
☆1948ء 12 ستمبر کو چار لاکھ انسانوں نے نماز جنازہ پڑھی اور آپ کو کراچی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔
(مرسلہ مکرم قریشی محمد کریم صاحب)

## بقیہ صفحہ 7 ابن رشد سے ڈاکٹر عبدالسلام تک

حکومت کی ’’ہمت‘‘ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

ابن رشد سے عبدالسلام تک ہمارا اور ہمارے حکمرانوں کا اپنے دانشوروں، سائنسدانوں اور فلسفیوں سے ایک ہی رویہ رہا۔ کوئی ملحد تھا، کوئی زندیق اور کوئی مرتد۔ علمی اور سائنسی تحقیق و جستجو کا کسی بھی فرد کے مذہب سے تعلق نہیں ہوتا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سائنسدان کا عقیدہ کچھ بھی ہوسکتا ہے لیکن سائنس سیکولر ہے۔ ہم نے یہ نکتہ صدیوں پہلے فراموش کر دیا تھا اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم نیم تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی کو خرید کر ہم سمجھتے ہیں کہ ترقی کر سکیں گے۔ یہ خوش فہمیاں ہمیں زوال کی ڈھلان پر لے گئی ہیں۔ پستی کے اس سفر کو ہم صرف اسی وقت روک سکتے ہیں جب ہم اپنی ذہانتوں کا اعتراف کریں اور انہیں وہ تمام مواقع مہیا کریں، جس کے بعد ہی کوئی سماج ترقی کرتا ہے۔

الکندی نے نویں صدی عیسوی میں تحریر کیا تھا ’’ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم سچائی تسلیم کرنے میں نہ شرمائیں اور جہاں کہیں سے بھی وہ حاصل ہو اسے اپنے میں جذب کر لیں۔ جو سچائی کی تلاش میں نکلتا ہے، اس کے لئے خود سچائی سے زیادہ کوئی شے قیمتی نہیں ہے۔ یہ اسے کبھی کم حیثیت نہیں بناتی کبھی رسوا نہیں کرتی‘‘۔ (روزنامہ ایکسپریس 23 نومبر 2008ء)

ماخوذ — زاہدہ حنا

# ابن رشد سے ڈاکٹر عبدالسلام تک

زاہدہ حنا اپنے کالم زم گرم میں لکھتی ہیں:۔

سیاہ اچکن اور سفید شلوار، سر پر سفید پگڑی اور پیروں میں کھسے پہنے ہوئے وہ شخص سویڈن کے بادشاہ سے نوبیل انعام لے رہا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کی قومیت پاکستانی اور شہریت انگلستانی تھی۔ 1926ء میں جھنگ میں پیدا ہوا تو برطانوی ہندوستانی تھا۔ 21 نومبر 1996ء کو آکسفورڈ میں اس جہان سے گزرا تو برطانوی پاکستانی تھا۔ نظری طبیعات کی دنیا کا ایک بہت بڑا نام۔ دنیا اس کے قدموں میں نگاہیں بچھاتی تھی اور وہ اپنے دیس کی فضاؤں اور ہواؤں کو ترستا تھا۔ بین الاقوامی سطح پر اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا گیا لیکن اس کے دیس نے اسے ٹھکرا دیا۔ وہ بیسویں صدی میں سائنس کی دنیا کے اہم ترین دماغوں میں سے ایک تھا لیکن ذاتی صدمات نے آخر اسے بولنے اور چلنے سے محروم کیا۔ اس کے باوجود وہ موت سے چند ہفتوں پہلے تک کام کرتا رہا۔ وہ لوگ جو اس کے فولادی اعصاب کے قائل تھے، انہوں نے کئی بار یہ منظر بھی دیکھا کہ کسی بین الاقوامی سیمینار میں کوئی پاکستانی نوجوان سائنسدان، وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے اس شخص کے گھٹنوں کو ہاتھ لگا رہا ہے اور اپنی مٹی سے جدائی کا غم اور اپنے دیس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھا ہوا ہے۔ سائنسدانوں کی بین الاقوامی برادری کا یہ کامیاب اور مشہور انسان دیار غیر میں دنیا سے رخصت ہوا، دل شکستہ اور دل گرفتہ، جن فضاؤں میں رہنا اس جلاوطن کی آرزو تھی وہاں اس کا تابوت آیا۔

یہ شخص جس کا نام عبدالسلام تھا، اس نے کامیابیوں کا سفر 14 برس کی عمر میں شروع کیا جب وہ پنجاب بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں صوبہ بھر میں اول آیا۔ یاد رہے کہ اس وقت کا پنجاب تقسیم نہیں ہوا تھا۔ یہ ایک ایسا اعزاز تھا جس پر جھنگ کے مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں نے مل کر جشن منایا، بھنگڑے ڈالے۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے دروازے اس پر کھلتے چلے گئے، سلام نے کیمبرج سے نظری سائنس میں شاندار نمبروں سے گریجوایشن کیا۔ پاکستان بن چکا تھا۔ نئے ملک کی تعمیر کے جذبے سے سرشار سلام وطن واپس آئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر ہوگئے جلد ہی انہیں شعبہ ریاضی کا سربراہ بنا دیا گیا۔ لیکن یہاں وہ اپنے محبوب کام یعنی تحقیق سے محروم ہوئے۔ آخر کار 2 برس بعد انہوں نے کیمبرج جانے کا فیصلہ کیا۔ اپنے اس فیصلے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے ''نیو سائنٹسٹ'' کی نینا ہال سے کہا تھا کہ جلد ہی یہ بات مجھے معلوم ہوگئی کہ میں پورے ملک میں نظری طبیعات کی عملی تحقیق سے جڑا ہوا واحد فرد ہوں۔ کسی کو اس سے دلچسپی نہیں تھی کہ میں کسی تحقیق میں مصروف ہوں یا نہیں۔ بی اے کے طالب علموں کو ریاضی پڑھانے کے علاوہ میرے فرائض میں کالج کی فٹ بال ٹیم کی نگرانی بھی تھی۔

وہ پھر پاکستان واپس آئے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ پاکستان میں سائنس کی ترویج اور اپنے نوجوانوں پر تحقیق کے دروازے وا کرسکیں گے۔ 1961ء سے 1974ء تک وہ صدور پاکستان کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر رہے۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور سائنٹفک کمیشن آف پاکستان کے سرگرم رکن رہے۔ سپارکو کے بانی چیئرمین ہوئے لیکن 1974ء کے بعد یہاں کی زمین ان پر تنگ ہوگئی اور انہوں نے انگلستان کی شہریت اختیار کی۔

وہ تیسری دنیا کی آزادی کے باوجود ان کی غربت اور امیر ملکوں کی محکومی سے کڑھتے تھے۔ تیسری دنیا کے ذہین نوجوانوں کے لئے انہوں نے نظری طبیعات کے لئے اٹلی میں ایک مرکز قائم کیا جو آج سائنسی تحقیق میں دنیا کے اہم ترین اداروں میں سے ایک ہے۔ وہ ''تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز'' کے پہلے صدر ہوئے۔ تیسری دنیا اور بطور خاص مسلم دنیا میں سائنس کی تعلیم اور تحقیق سے دوری انہیں مضطرب رکھتی تھی۔

1979ء میں جب نظری طبیعات میں انہیں دوسرے 2 سائنسدانوں کے ساتھ نوبیل انعام سے نوازا گیا تو اس کے کچھ دنوں بعد یونیسکو کی جنرل کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ مسلم دنیا کو ساٹھ ارب ڈالر سے زیادہ کی سالانہ آمدنی عطا ہوتی ہے، بین الاقوامی معیار کے مطابق ان ممالک کو تقریباً ایک ارب ڈالر سائنس اور ٹیکنالوجی پر خرچ کرنا چاہئے۔ آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارہویں صدی میں ان کے آباؤ اجداد سائنس اور ٹیکنالوجی کی شمع روشن رکھنے والے تھے۔ ان ہی کے آباؤ اجداد نے بغداد اور قاہرہ میں سائنس کی اکادمیاں شروع کیں۔ ایک بار پھر سخاوت کا مظاہرہ کیجئے۔ سائنس پر ایک ارب ڈالر خرچ کیجئے۔ ایک ٹیلنٹ فنڈ قائم کیجئے۔ آخری فرق قابلیت سے ہی پڑتا ہے۔ اس قابلیت (ٹیلنٹ) فنڈ سے استفادہ صرف مسلم اور عرب ممالک تک محدود نہ رکھئے بلکہ سب ہی ترقی پذیر ممالک کے لئے عام کیجئے۔ اس فنڈ میں میرا ذاتی حقیر عطیہ ساٹھ ہزار ڈالر کا ہوگا جو 10 دسمبر کو سویڈش اکیڈمی بطور انعام مجھے دے رہی ہے۔

اپنی ایک تقریر میں انہوں نے کوریا کے صدر کے اس جملے کا ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ چین کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی دوڑ میں پچھاڑنا کوریا کا نصب العین ہوگا۔ سلام کا کہنا تھا کہ کوریا جیسے ایک چھوٹے سے ملک کے اس نصب العین کا اندازہ کیجئے جو اس نے چین جیسے ملک کے مقابل آنے اور اس کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی دوڑ میں شکست دینے کے لئے طے کیا ہے۔ یہ اسی طرح کی بلند حوصلگی تھی جس نے کوریا کو سائنس شناس بنا دیا۔ پچھلی صدی کے آخر میں جب میجی (Meiji) انقلاب رونما ہوا تھا تو کچھ ایسا ہی معاملہ جاپان کے ساتھ پیش آیا تھا۔ جاپان کے ملکی آئین میں پانچ شقیں تھیں پانچویں شق تھی ''علم حاصل کیا جائے خواہ جہاں کہیں بھی ملے''۔ علم کا مطلب جاپانیوں کے لئے تھا سائنس۔ 100 سال پہلے یہی صورتحال سویڈن میں ہوئی۔ کیا آپ یقین کرسکتے ہیں کہ آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے سویڈن میں قحط پڑتے تھے اور وہ اپنے وجود کا احساس بھی نہیں کرسکتا تھا؟ یہی روس میں بھی ہوا۔ لینن نے اور اس کے بعد اسٹالن نے اسے روسی حکومت کی پالیسی میں شامل کرلیا تھا اور روس کے لئے یہ نئی بات نہیں تھی کہ سائنس کو فروغ دیا جائے۔ پیٹر اعظم نے صدیوں پہلے یہی فرمان جاری کیا تھا۔ آج کے حالات میں مجھے ڈر ہے کہ بغیر حکومت کی مدد سائنس کو فروغ نہیں دیا جاسکتا۔ اپنی اس تقریر میں انہوں نے اسی سویڈن کا ذکر کیا ہے جو آج دنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ملکوں میں سے ہے اور جہاں سے ہر سال دنیا کی ذہانتوں کو سائنس، سماجی علوم اور ادب کے شعبوں میں نوبیل انعام دیا جاتا ہے۔

یہ ایک دل دوز کہانی ہے کہ انہوں نے پاکستان میں سائنسی علوم کی ترقی اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے کیا کچھ نہ کرنا چاہا اور سرکار نے، دربار نے، جماعتوں نے ان کی کس کس طرح ہمت شکنی نہ کی۔ آج جب ہم گیہوں اور دوسری اجناس کی قلت پر روتے ہیں۔ غلہ دوسرے ملکوں سے برآمد کرتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ انہیں یاد کریں جو یہ کہتے تھے کہ زراعت ہماری شہ رگ ہے۔ ہمیں سیم وتھور اور کھارے پانی کو میٹھا کرنے کی ٹیکنالوجی پر توجہ دینی چاہئے ورنہ ہمارے ہاتھ میں کشکول ہوگا اور ہم اقوام عالم میں ذلیل ورسوا ہو رہے ہوں گے۔ وہ یہ بات بار بار کہتے تھے کہ ہم اپنی غربت سے اسی وقت لڑسکتے ہیں جب ہم اپنی ذہانتوں کی پرورش کریں۔ حصول علم، غریب بچے کا بھی حق ہے جو اسے ملنا چاہئے۔ ان کا کہنا تھا کہ سائنسی سوچ بنی نوع انسان کا مشترکہ سرمایہ ہے۔

اپنے اس نابغہ روزگار کو ہم نے پاکستان میں دفن ہونے کی ''اجازت'' دی، اس کے لئے ہمیں اس وقت کی حکومت کا شکر گزار ہونا چاہئے اور اس بات کا شکوہ نہیں کرنا چاہئے کہ ان کی تدفین سرکاری اعزاز کے بغیر ہوئی۔ 1998ء میں ''پاکستانی سائنسدان'' سیریز میں ان کا نام بھی شامل ہوا اور محکمہ ڈاک نے ان کا یادگاری ٹکٹ بھی جاری کیا، اس کے لئے ہمیں نواز

باقی صفحہ 6 پر

بقیہ صفحہ 2 ارض پاکستان

☆**3 نومبر 1937ء** میں پٹنہ میں دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔

☆**1937ء** کے صوبائی انتخابات میں صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ بنگال میں مسلم وزارتیں قائم ہوئیں۔

☆**1938ء** میں قائداعظم نے سندھ معاہدہ کیا۔

**3 ستمبر 1939ء** میں دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا جس میں برطانیہ نے ہٹلر کی مخالفت کی اور اس طرح انگلستان ہر طرف سے کمزور پڑ گیا۔

☆**1939ء** میں بلوچستان میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

☆**13 راکتوبر 1939ء** میں کانگریس نے اپنی وزارتوں سے استعفے دے دیئے۔

☆**22 دسمبر 1939ء** کو مسلمانوں نے یوم نجات منایا جو کانگریس سے چھٹکارا پانے کی صورت میں تھا۔

☆**19 مارچ 1940ء** میں خاکساروں نے ایک زبردست جلوس نکالا۔

☆**21 مارچ 1940ء** کو قائداعظم دہلی سے لاہور آئے۔

☆**22 مارچ 1940ء** میں منٹو پارک لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ایک لاکھ افراد نے شرکت کی۔

☆**23 مارچ 1940ء** کو قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔

☆**1942ء** میں حکومت نے کرپس مشن قائم کیا۔ ان دنوں جنگ عظیم دوم زوروں پر تھی اور انگریزوں کو جاپان اور جرمنی کے ہاتھوں شکست ہوئی۔

☆**19 راگست 1942ء** میں انڈین نیشنل کانگریس نے انگریزوں کے خلاف ''ہندوستان چھوڑ دو'' تحریک چلائی۔

☆**10 فروری 1943ء** میں گاندھی نے بھوک ہڑتال کردی جو 21 دن جاری رہی۔

☆**17 فروری 1944ء** میں لارڈ ویول نے مجلس قانون ساز سے خطاب کیا جس میں اس نے کہا ''آپ جغرافیہ تبدیل نہیں کرسکتے ہندوستان ایک قدرتی وحدت ہے''۔

☆**9 ستمبر 1944ء** میں مسٹر گاندھی اور قائداعظم کی ملاقات ہوئی جس میں مسٹر گاندھی تقسیم ہند پر رضامند ہوگئے۔

☆**25 جون 1945ء** میں شملہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

☆**دسمبر 1945ء** میں مرکزی انتخابات منعقد ہوئے جس میں مسلم نشستوں میں 30 پر نمایاں کامیابی حاصل کی۔

☆**جنوری 1946ء** میں صوبائی انتخابات کا انعقاد ہوا جس میں مسلم لیگ نے 495 میں سے 430 نشستیں حاصل کیں۔

☆**14 اگست 1947** کو پاکستان کا قیام ہوا۔

# سائیکل ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کے سائیکل، واکر، پرام جھولے
مونٹین بائیسکل اور بے بی آئیٹم دستیاب ہیں

27 نیلا گنبد۔ لاہور
فون: 042-7355742

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی
سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000۔ پاکستان
فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

FLEXIBLE CRYSTAL EMBLEMS
Brand Identification Labels / Logos, Hologram Stickers, Screen & Digital Printing, Gifts & Promotional Items
GRAPHIC SIGNS
34-A, Babar Block, New Garden Town, Lahore, Pakistan.
Ph: 5888833, 5888844, 5888855, Email: gspakistan@yahoo.com

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار
لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524

فضل عمر ایگریکلچر فارم
صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین
چوہدری عتیق احمد

لائل پور ہوزری سٹور
بنیان، جراب، تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
جھنگ بازار، چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی
فون آفس: 041-2619421-0333-6503406

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر 047-6211274، 047-6213123
آپ کی دعاؤں کے محتاج: بشارت احمد خان

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

ٹی وی ڈش
MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے مکمل ڈش مع امپورٹڈ ریسیور دستیاب ہے
پلازمہ ٹی وی، LCD، ٹی وی "19"، "32"، "40"، "42"، "52"، "72"
نیز ہر کمپنی کے سپلٹ اے سی نیز DVD کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
21۔ ہال روڈ لاہور
042-7355422
042-7125089

SUZUKI
MINI MOTORS
40 Years of Success
Authorized Dealer
Pak Suzuki Motor Co. Ltd.
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.
Tel: 5873384 - 5712119
www.minimotors.pk

New Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

Children Brought Up Through

Homoeopathic
Treatment Are Healthy
Intelligent & Strong
Dr.Mansoor Ahmad
583 - D Faisal Town, Lahore : Ph 042-5161204

مکرم عنایت اللہ صاحب

# جنگ دسمبر 1971ء کا ایک فضائی معرکہ

## لڑنے والے احمدی شاہباز فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق ستارۂ جرأت کی زبانی

4دسمبر کی صبح فضائیہ کا ایک نوجوان شاہباز فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق مشرقی پاکستان کی فضا میں دشمن کے چھ لڑاکا طیاروں پر جھپٹ پڑا۔ دشمن کے طیاروں میں دو ایس یُوسیون اور چار ہنٹر تھے۔ فلائنگ آفیسر شمس سیبر طیارہ اڑا رہا تھا۔ اس نے چھ میں سے تین طیاروں کو مار گرایا۔ ان میں دو ہنٹر اور ایک ایس یُوسیون تھا۔ پھر دشمن کے دو مِگ 21 طیارے آئے۔ اس وقت شمس کی مشین گنیں خالی ہو چکی تھیں۔ اس نے خالی مشین گنوں سے ایک مِگ کا تعاقب کر کے اسے بھگا دیا۔ یہ معرکہ جذبے کے زور سے لڑا گیا تھا۔ ورنہ سیبر کو جیٹ طیاروں میں قدیم طیارہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ایس یوسیون روس کا جدید ترین طیارہ سمجھا جاتا ہے جس کی انتہائی رفتار ایک ہزار ساٹھ میل فی گھنٹہ اور گولی کی موٹائی ایک انچ سے زیادہ ہوتی ہے۔ جبکہ سیبر طیارے کی انتہائی رفتار چھ سو اٹھتر میل فی گھنٹہ اور گولی کی موٹائی نصف انچ ہے۔ جس کی تباہ کاری سیبر کی مشین گنوں کی گولیوں سے بدر جہا زیادہ ہوتی ہے۔ ہنٹر کی انتہائی رفتار سیبر سے تقریباً ایک سو میل فی گھنٹہ زیادہ ہے۔

بھارتی طیاروں کی اس برتری کے علاوہ ان کی تعداد چھ تھی اور فلائنگ آفیسر شمس کے ساتھ اس کا ونگ آفیسر شمشاد تھا جو دوسرے سیبر میں اڑ رہا تھا۔ ونگ مین کا کام ہوتا ہے کہ فارمیشن لیڈر کے عقب کا خیال رکھے اور دشمن کے طیاروں پر نظر رکھے اور اپنے لیڈر کو آگاہ کرتا رہے۔

مغربی محاذ پر بھی جنگ شروع ہو چکی تھی اور یہ جنگ کی پہلی سحر تھی جو ابھی تاریک تھی۔ آسمان پر ستارے جھلملا رہے تھے۔ فلائنگ آفیسر شمس اپنے ہوائی اڈے پر باہر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے اچھی طرح احساس تھا کہ دشمن نے مشرقی پاکستان کے دونوں طرف لڑاکا طیاروں کے گیارہ سکواڈرن رکھے ہوئے ہیں جن کے مقابلہ میں پاکستان کا صرف ایک سیبر سکواڈرن ہے اور جنگ ملک کے دونوں حصوں میں شروع ہوچکی ہے۔ اس صورت حال اور دشمن کی برتری نے شاہبازوں کی رگ رگ کو بیدار کر دیا تھا۔ انہیں اب سیبروں کے بھروسے پر نہیں ایمان کی قوت اور جذبۂ حب الوطنی کے جنون کے ساتھ لڑنا تھا۔

فلائنگ آفیسر شمس سناتا ہے:

''میں تیاری کی حالت میں ہوائی اڈے پر باہر بیٹھا تاروں بھرے آسمان کو دیکھ رہا تھا طبیعت میں بے قراری اور بے کلی تھی۔ جی میں رہ رہ کے آتا تھا کہ مجھے فضا میں ہونا چاہئے۔ سحر کی تیرگی میں مجھے سیبر سیاہ سائے کی طرح کھڑا نظر آ رہا تھا۔ میں کچھ زیادہ ہی بے چین ہونے لگا اور کمرے کے اندر جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سحر کا گہرا دھند چھٹنے لگا۔ ہوائی اڈے پر صبح کا اجالا نکھرنے لگا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی میں نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا۔ مجھے اڑنے اور فضا میں اگلے حکم کا انتظار کرنے کا حکم ملا۔ فلائنگ آفیسر شمشاد کو میرا ونگ مین (جسے نمبر 2 بھی کہتے ہیں) مقرر کیا گیا............

میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنے طیارے میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد فضا میں اڑ رہا تھا۔ میرے نمبر دو فلائنگ آفیسر شمشاد کا سیبر طیارہ ذرا دیر بعد فضا میں پہنچا۔ میں جونہی فضا میں گیا مجھے زمین سے وائرلیس پر ہدایت ملی ............ دو میل دائیں طرف دشمن کے دو طیارے آ رہے ہیں۔ ابھی یہ پتہ نہیں چل سکا تھا کہ طیارے کون سی قسم کے ہیں۔ شمشاد میرے ساتھ مل چکا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ دشمن کے طیاروں کی طرف جاؤ............ میں ابھی اسے ہدایت دے ہی رہا تھا کہ دو ایس یوسیون طیارے ہمارے عقب میں آ گئے۔ ایک میرے اور دوسرا شمشاد کے پیچھے۔ ہواباز کے لئے یہ صورت خاصی خطرناک ہوتی ہے۔

میں نے اپنے طیارے کو پھرتی سے دشمن کے طیارے کے آگے سے ہٹا لیا۔ ایس یوسیون آگے نکل گیا۔ اس کا جھپٹا ضائع گیا تھا۔ وہ جوں ہی آگے نکلا میں نے اپنے سیبر کو گھما کر اس کے پیچھے لگا دیا۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک ایس یوسیون شمشاد کے عقب میں بھی ہے۔ میں نے شمشاد کو وائرلیس پر خبردار کیا تو میری ہدایت پر وہ اپنے طیارے کو دشمن کے طیارے کے سامنے سے نکال لایا۔ میں نے تیل کی فالتو ٹینکیاں جو میرے طیارے کے پروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں، گرا دیں اور پروں سے اندر والی ٹینکیوں سے تیل لینے لگا۔

میں نے دیکھا کہ جو ایس یوسیون شمشاد کے پیچھے تھا اس نے شمشاد کے طیارے پر دو میزائل فائر کئے لیکن دونوں آگے نکل گئے تھے۔ میں نے دوسرے ایس یوسیون سے دو میزائل نکلتے دیکھے جو بھارتی ہواباز نے مجھ پر فائر کئے تھے۔ میں بروقت میزائلوں کی زد سے نکل گیا۔ میزائل سے بچنا ایک معجزہ ہوتا ہے۔ ہم دونوں نے حاضر دماغی اور پھرتی سے اپنے طیارے بچا لئے تھے۔

سیبر اور ایس یوسیون کا تو مقابلہ ہی کوئی نہیں لیکن ہمیں ان سیبروں سے ہی لڑنا تھا۔ میں نے بہت تیزی سے اپنے طیارے کو گھمایا اور ایک ایس یوسیون کے عقب میں ہو گیا۔ مشین گنوں کا سوئچ آن کیا اور دشمن کے طیارے نشست میں لینے لگا۔ اس کم بخت کی رفتار بے پناہ تھی۔ میں اٹھارہ سو فٹ دور تھا۔ وہیں سے مشین گنیں فائر کر دیں لیکن گولیاں ضائع جاتی نظر آئیں۔ بھارتی ہواباز نے مجھ پر اپنے عقب سے جھپٹنے کی کوشش میں نے اپنے طیارے کو بہت دائیں بائیں پٹخا لیکن اس کے قریب ہوتا گیا اور جب فاصلہ چار سو فٹ رہ گیا تو میں نے اس پر مشین گنیں فائر کیں۔ ایس یوسیون کے بائیں پَر سے دھواں نکلنے لگا اور وہ ناک کے بل زمین سے جا ٹکرایا اور اپنے ہواباز سمیت تباہ ہو گیا۔

میں نے اس سے فارغ ہو کر دیکھا کہ دوسرا ایس یوسیون شمشاد کے عقب میں تھا۔ میں نے اپنے طیارے کا رخ اس کی طرف کر دیا لیکن میری مشین گنیں فائر ہونے سے پہلے ہی بھارتی ہواباز نے مجھے دیکھ لیا اور اپنے طیارے کو شمشاد کے عقب سے ہٹا لیا۔

زمین سے مجھے وائرلیس پر اطلاع ملی کہ ہمارے پیچھے چار ہنٹر آ رہے ہیں۔ میں نے ایس یوسیون کے تعاقب کو ترک کر دیا۔ ہنٹر دو دو کی ترتیب میں تھے۔ یعنی دو دو اکٹھے اڑے آ رہے تھے۔ میں نے شمشاد کو جلدی سے ہدایت دی اور ہم دونوں ہنٹروں کی ایک ایک جوڑی کے پیچھے ہو گئے۔ فضائی معرکوں میں حاضر دماغی اور غیر معمولی پھرتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک لمحے کی تاخیر تباہی کا باعث بن جایا کرتی ہے۔

میرے سامنے والے دو ہنٹر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ میں نے ایک کا تعاقب نہ چھوڑا۔ وہ مجھ سے چھ سو فٹ دور تھا۔ میں نے فائرنگ بٹن دبا دیا۔ گولیاں خطا نہ گئیں۔ ہنٹر دھوئیں کے بادل اگلنے لگا۔ اس کا ہواباز پھرتیلا تھا۔ فوراً پیرا شوٹ سے طیارے سے نکل گیا۔ وہ تو بچ گیا لیکن طیارہ تباہ ہو گیا۔

میں نے شمشاد کو دیکھا وہ ابھی تک ایک ہنٹر کے تعاقب میں تھا اور اس پر فائر کر رہا تھا۔ اتنے میں زمین سے مجھے اطلاع دی گئی کہ ایک اور ہنٹر فضا میں ہے۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا اور مجھے وہ ہنٹر نظر آ گیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیوں غوطے میں چلا گیا۔ میں نے اپنے طیارے کی رفتار تیز کر دی اور دوسرے ہنٹروں پر جھپٹ پڑا۔ میری مشین گنیں خالی ہو چکی تھیں۔ لیکن ایک میزائل باقی تھا۔ میں ایک ہنٹر کے عقب میں ہو گیا اور اس کا تعاقب کرنے لگا۔ وہ اب بارک پور (کلکتہ) کی طرف بھاگ رہا تھا۔ اس کی بلندی تقریباً چار سو فٹ تھی۔ میں بھی اسی بلندی پر اڑ رہا تھا۔

وہ اپنی سرحد کے اندر دس گیارہ میل چلا گیا مگر میں نے اس کا تعاقب نہ چھوڑا۔ وہ بلندی کم کرتا گیا اور میں بھی اپنے طیارے کو نیچے ہی نیچے لے جاتا گیا حتیٰ کہ ہم درختوں کی بلندی تک پہنچ گئے۔ بھارتی ہواباز اپنے اڈے کی طرف بری طرح بھاگ رہا تھا۔ میں اسے میزائل کی زد میں لینے کے لئے شست لینے لگا۔ جب یقین ہو گیا کہ میزائل ضائع نہیں ہو گا میں نے اسے فائر کر دیا۔ میں نے اپنے میزائل کو جاتے دیکھا۔ پہلے تو وہ ذرا نیچے گیا لیکن فوراً ہی ہنٹر کے عقب سے نکلتی ہوئی حرارت کی کشش سے اس کی سیدھ میں ہو گیا اور اس کے ایگزاسٹ EXHAUST (جہاں سے جلے ہوئے تیل کا دھواں نکلا کرتا ہے) میں داخل ہو گیا۔ فوراً ہی بھارت کا ہنٹر طیارہ پھٹتے ہوئے نیپام بم کی طرح شعلہ بن گیا۔ میں نے میزائل کو طیارے میں لگتے ہوئے پہلی بار دیکھا تھا۔ مجھ پر بھی ایس یوسیون نے میزائل فائر کیے تھے۔ جن سے میں نے اپنے آپ کو بچا لیا تھا مگر ہنٹر کا ہواباز طیارے کو میرے میزائل سے بچا نہ سکا۔

میں واپس آ گیا شمشاد نے ایک ہنٹر کو بہت نقصان پہنچایا تھا۔ اسے شمشاد کی گولیاں لگی تھیں۔ وہ بھی اپنے علاقے کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ اس کی اڑان بتاتی تھی کہ اسے بہت نقصان پہنچا ہے۔ میں نے شمشاد سے کہا کہ چلو اپنے اڈے پر اتر جاؤ۔ اڈہ دور نہیں تھا۔ شمشاد طیارہ اتار رہا تھا۔ میں نے بائیں طرف دیکھا تو مجھے ایک اور ہنٹر نظر آیا۔ میں نے تیزی سے رخ موڑا اور اس کے پیچھے ہو گیا۔ میں نے دور تک اس کا تعاقب کیا اور وہ میرے آگے بھاگتا رہا۔ مگر میرے پاس نہ کوئی گولی تھی نہ میزائل۔ میں نے تعاقب کے دوران ڈھاکہ ہوائی اڈے سے وائرلیس پر کہا کہ فوراً دو طیارے فضا میں بھیج دو میرا ایمونیشن ختم ہو چکا ہے۔

جوں ہی میرے دو اور ساتھی فضا میں آئے، مجھے اطلاع ملی کہ دشمن کے دو اور طیارے آ رہے ہیں میں نے ہنٹر کا تعاقب ترک کر دیا اور اپنے اڈے پر اپنا طیارہ اتارنے لگا۔ میں رن وے سے ابھی تقریباً دو سو فٹ دور تھا کہ مجھے کنٹرول نے اطلاع دی کہ مجھے پیچھے تقریباً آٹھ ہزار فٹ دور دشمن کے دو مگ 21 طیارے آ رہے ہیں۔ لینڈنگ کے وقت دشمن کے طیارے مجھے آسانی سے مار سکتے تھے۔ میں نے لینڈنگ (طیارے کو اتارنا) ترک کر دی اور اسی بلندی پر رفتار تیز کر کے آگے نکل گیا۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک مگ مجھ سے پانچ ہزار فٹ پیچھے آ رہا ہے۔ میں نے پھرتی سے اپنا طیارہ ایک طرف کر لیا۔ دونوں مگ آگے نکل گئے۔ میرے پاس ایمونیشن نہیں تھا۔

دو منٹ بعد کنٹرول نے مجھے اطلاع دی کہ ایک مگ میرے دو ساتھی شاہبازوں میں سے ایک کے پیچھے چلا گیا ہے۔ میرے یہ ساتھی ابھی ابھی اڑے تھے۔ میں نے اس مگ کو دیکھ لیا اور خالی مشین گنوں سے اس کی طرف رخ کر دیا۔ مگ کا ہواباز میرے ساتھی کا تعاقب چھوڑ کر بلندی پر چلا گیا اور میں واپس آ کر اڈے پر اتر آیا۔ میرے دونوں ساتھی فضا میں رہے۔

(ماہنامہ حکایت اپریل 1972ء صفحہ 57 تا 58)

خلیفۃ المسیح کا بابرکت وجود ایک شفیق باپ کی طرح ہے

میپکو
جی ٹی روڈ شالیمار
ٹاؤن لاہور

طالب دعا: چوہدری منیر احمد بابر

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

NCI
Network Consultants & Integrators
555-A, Maulana Shoukat Ali Road, Faisal Town. Lahore
Tel:+92-42-5164287,5160186,Fax#+92-42-5164267
E-mail:qamar@nci.com.pk Mobile:0300-8416250

ISO 9002, CE MARKING AND GMP CERTIFIED
Manufacturer Exporter & Importer of Surgical & Dental Instruments
Jolly & COMPANY
Munir Ahmad janjua Managing Partner
P.O.box: 1182 Roras Road Sialkot 51310 Pakistan
Tel: 0092-52-3556134- 3556334 Fax: 0092-52-3554170-4267634
Email:info@jolly.com.pk

Applied Systems
Engineers, Indentors & Contractors
Working a step ahead in environmental & services sector
قیمتی زندگی کی حفاظت کریں۔ بے شمار بیماریوں کا حل
OZONE WATER PURIFIER آپ کی صحت کی مکمل ضمانت
اب گھر بیٹھے بنائیں پینے کے پانی کو صاف اور جراثیموں سے پاک
نہ فلٹر بدلنے کا جھنجھٹ نہ پیسوں کا ضیاع آدھے پیسے سے بھی کم خرچ
546-D1-V, Township, Lahore - Pakistan. Ph#+92-42-5124399
Fax#+92-42-5883464 Cell#+92-300-8425987, 301-4433402
Email: appsys@wol.net.pk www.appliedsystems.com.pk

لال دوپٹہ عروسی ملبوسات کا مرکز
ساڑھیاں، لہنگے، فش لہنگے، کامدار سوٹ اور فینسی سوٹ کا مرکز
گلا چوک شہیداں سیالکوٹ
0092-52-4568513

Widezone
INTERNATIONAL
IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURERS
OF HIGH QUALITY KNITTED GARMENTS

P.5 Orchird Centre
Akbar Abad Chowk,
Behind Sheharyar
Restaurant St. # 1
Jail Road Faisalabad

C.E.O.
SH. M. NAEEM-UD-DIN
0300-9660632
SH. BASHIR-UD-DIN AHMED
0321-9660178

E.mail: ahmad@widezone.com
Website: www.widezone.com
Tel: +92-41-2600362 - 2605540
Fax: +92-41-2638649
Cell: + 92-300-9660632

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town, Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358Fax : 042-5834907
Web site: www.sheikhsons.com
Indentors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares
2)Boilers
3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

ضلع چنیوٹ کا پہلا جدید ترین فل پریشر CNG سٹیشن
احمدی بھائیوں کا اپنا CNG سٹیشن
جنریٹر کی سہولت موجود ہے
پاکستان CNG سٹیشن احمد نگر نزد ربوہ
0322-6002323
0321-6002323
0323-6002323
چوہدری سہیل مشتاق

GALAXY TRAVEL SERVICES (PRIVATE) Ltd.
Govt. Licence No. 207
IATA
CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US.
Suite # 20 1st Floor Al-Hafeez view
Sir Syed Road Gulberg iii Lahore
Tel: 042-5774835-36-37 Fax: 042-5774838

مکرم شاہد منظور طارق صاحب

# 1965ء کی جنگ کا ایک فاتحانہ معرکہ

## ایک احمدی کی خدا کے حضور دعاؤں کی قبولیت

1965ء کی جنگ میں میرے والد محترم جناب میجر منظور احمد صاحب راجستھان (جو کہ حیدر آباد سے قریباً 80 میل مشرقی جانب واقع ہے) میں اپنی توپ خانہ یونٹ کے ہمراہ متعین تھے۔ ایک دن قریباً صبح دس بجے گشت کرنے والوں نے وائرلیس پر اطلاع دی کہ دشمن ایک بہت بڑی نفری کے ساتھ پاکستانی علاقہ کی طرف حملہ کی نیت سے پیش قدمی کر رہا ہے۔ اس پر افراتفری سی پھیل گئی۔ فوری طور پر جتنی بھی یونٹیں وہاں متعین تھیں سب کے کمانڈر ایک ہنگامی میٹنگ کی غرض سے کھوکھراپار ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ والد محترم میجر منظور صاحب مرحوم چونکہ کمانڈنگ آفیسر نہ تھے اس لئے میٹنگ سے کچھ فاصلہ پر جائے نماز بچھا کر نفل پڑھنا شروع ہو گئے۔ ابھی بمشکل دو نفل ہی پڑھے تھے کہ میٹنگ ختم ہوگئی۔ جب والد صاحب کے کمانڈنگ آفیسر نے دیکھا تو بلند آواز سے بولنا شروع کر دیا کہ میجر منظور یہ کون سا موقع ہے نماز پڑھنے کا۔ آپ کو معلوم نہیں کہ دشمن کا ایک بڑا حملہ ہونے والا ہے؟ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ والد صاحب نے کہا کہ سر مجھے علم ہے لیکن اگر آپ مجھے چار پانچ منٹ دیں تو میں خدا تعالیٰ کے حضور مدد کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ کمانڈنگ آفیسر کرنل صاحب نے بڑے استہزائیہ انداز سے کہا کہ ہمارے پاس بہت اسلحہ اور فوجی ہیں ہمیں کسی کی مدد کی کیا ضرورت ہے؟ پھر بھی اگر آپ کی خواہش ہے تو میں آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے صرف پانچ منٹ دیتا ہوں کہ اپنے خدا سے جو مدد مانگنا چاہتے ہیں مانگ لیں۔ والد صاحب نے نفل پڑھنے شروع کر دیے اور آخری سجدہ میں گڑگڑا کر نہایت رقت سے دعا مانگی۔ نماز ختم کر کے جب انہوں نے سلام پھیر کر دیکھا کہ یونٹ کے کچھ فوجی جو احمدیت کے شدید مخالف بھی تھے نہایت احترام سے دیکھ رہے تھے۔ بہرحال وقت کم تھا اس لئے والد صاحب نے اپنی کمپنی کو جو ضروری ہدایات دیں ابھی بمشکل ضروری کارروائیاں ختم ہی ہوئی تھیں کہ دور سے ریت کی ایک آندھی آتی دکھائی دی۔ بھارتی فوج کے ٹینک، فوجی گاڑیوں اور پیدل سپاہیوں کے چلنے سے ریت کے بادل اٹھ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر بعد بھارتی فوجی، ٹینک وغیرہ صاف دکھائی دینے لگے اور آناً فاناً حملہ شروع ہو گیا۔ شدید فائرنگ ہو رہی تھی۔ والد صاحب اور ان کے ساتھی مورچوں میں ہونے کی وجہ سے کافی حد تک محفوظ تھے۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ہلکی ہلکی ہوا چلنی شروع ہو گئی جس میں آہستہ آہستہ شدت آتی گئی۔ کچھ ہی دیر بعد ریت کا شدید طوفان شروع ہو گیا جس کی وجہ سے چند فٹ سے آگے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اور دشمن کی پیش قدمی رک گئی۔ (جو لوگ صحرا کی زندگی سے واقف ہیں ان کو ریت کے طوفان کا بخوبی علم ہوگا) بہرکیف اس طوفان کی وجہ سے دشمن کی فائر کی ہوئی گولیاں ان پر ہی پڑنے لگیں جس کی وجہ سے ان کا جانی نقصان ہو رہا تھا۔ اس طوفان کی وجہ سے بھارتی فوج تتر بتر ہو چکی تھی۔ آدھ گھنٹہ کے اندر بھارتی فوجی مکمل طور پر پسپا ہو کر افراتفری کے عالم میں واپس بھاگ رہے تھے اور کافی اسلحہ، ٹینک وغیرہ نیز لاشیں اور زخمی چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد جیسے طوفان آیا تھا ویسے ہی تھم گیا۔ فضا صاف ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ اکثر بھارتی فوجی اپنے ہی ٹینکوں اور گاڑیوں کے نیچے کچلے گئے تھے جنہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

بہرحال جب امن ہو گیا تو والد صاحب نے سی او سے کہا کہ سر دیکھا ہمارے خدا نے ہماری کیسی مدد کی کہ ہمارا تو کچھ بھی نقصان نہیں ہوا اور دشمن بھاری نقصان اٹھا کر بھاگ گیا۔ کرنل صاحب نے کہا یہ کوئی نئی بات نہیں طوفان تو یہاں کا معمول ہیں۔ یہ اتفاق سے ایسا ہو گیا۔ والد صاحب نے کہا کہ اتفاقات بھی تو خدا کی منشاء سے ہی ہوتے ہیں مگر کرنل صاحب کی سمجھ میں یہ بات نہ آ سکی۔ والد صاحب کو دعا کرتے ہوئے جو فوجی دیکھ رہے تھے بعد میں انہوں نے کہا کہ میجر صاحب ہمیں پورا یقین تھا کہ آپ جس طرح خدا کے آگے گڑگڑا رہے تھے اللہ تعالیٰ ہماری تائید و نصرت ضرور فرمائے گا اور فتح ہماری ہی ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔


لوڈ شیڈنگ سے فوری نجات

لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ائیر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

ری پبلک کولنگ

دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد

فون: 041-2635374

موبائل: 0300-6652912


ترجمہ: مکرم محمد ادریس چودھری صاحب

# حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق

## پہلی خاتون امریکی وزیر خارجہ میڈلائین آل برائٹ کے تاثرات

صدر کلنٹن کی صدارت کے دوران میڈلائن آل برائٹ Medeleine Albright 1993ء سے 1997ء تک اقوام متحدہ میں مستقل مندوب اور 1997ء سے 2001ء تک سیکرٹری آف سٹیٹ وزیر خارجہ رہیں۔ مسز آل برائٹ 1937ء میں پراگ چیکوسلواکیہ میں پیدا ہوئیں۔ ابتداءً کیتھولک مسلک کے مطابق پرورش پائی لیکن بڑی ہو کر ایپس کو پیلیان (Episcopalian) چرچ میں شمولیت اختیار کر لی۔ تعلیم کا زمانہ سوئٹزرلینڈ میں گزارا۔ دوسری جنگ عظیم چھڑنے پر اس کا باپ فیملی کو لے کر لندن میں پناہ گزین ہو گیا۔ جہاں پر پناہ گزین بچوں کی مدد کے لئے ایک فلم بنائی گئی۔ جس میں میڈلائن کو ایک مصیبت زدہ معصوم بچی کے طور پر دکھلایا گیا۔ اس کا باپ چیکوسلواکیہ کا یوگوسلاویہ میں سفیر تھا۔ امریکہ میں اسے یونیورسٹی آف ڈینور (Dennor) کے شعبہ پولیٹیکل سائنس کی ڈین شپ سونپ دی گئی۔ وہ اقوام متحدہ میں بھی فعال تھا۔ مسز آل برائٹ اپنی کتاب مائیٹی اینڈ آل مائیٹی (The Mighty And Almighty) کے صفحہ 110 پر لکھتی ہیں:۔

''میری عمر دس سال ہونے تک میرے والد اقوام متحدہ کے انڈیا اور پاکستان کے متعلق کمیشن کے چیئرمین کے طور پر خدمات بجالا چکے تھے۔ اس کمیشن کو کشمیر کی صورتحال پر مفاہمت کرانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ کم سن ہونے کے باوصف میں بنیادی حقائق کی سمجھ بوجھ کا ملکہ رکھتی تھی۔ مذہب کی وجہ سے برصغیر انڈیا کے حصے بخرے ہو رہے تھے۔ انڈیا کے لیڈروں کا مقصود ایک ایسا ملک بنانا تھا۔ جو سیکولر بھی ہو اور اس میں مختلف النوع لوگ ساتھ بہ ساتھ رہ سکیں۔

پاکستان کے لیڈر ایک مسلمان ملک بنانا چاہتے تھے۔ کشمیر دونوں کے درمیان نزاعی دیوار بن کر کھڑا ہوا تھا۔ اس میں مسلمانوں کی اکثریت کے ساتھ ہندو حکمران اور ہندو اقلیت پائی جاتی تھی۔ سفارت کاروں کا فرض منصبی ایک ایسے حل کا کھوج لگانا تھا جس سے مختلف جہات کے لوگوں کی تشفی ہو سکے۔ آج جبکہ اس مسئلہ کو ساٹھ سال گزر رہے ہیں۔ میرا باپ دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔ میں عمر رسیدہ ہوں اور ان دونوں ملکوں کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں۔ لیکن مسئلہ حل ہونے کے ذرہ بھی قریب نہیں پہنچ سکا۔

ڈین ور (ریاست کالوراڈو) کے شہر میں مسلمانوں کی آبادی ابھی اکا دکا ہی تھی۔ لیکن اقوام متحدہ سے تعلق کے دوران میرا باپ بعضوں سے تعلقات قائم کر چکا تھا۔ ان متعارفین میں سے بعض ہمیں ملنے آیا کرتے تھے۔ ان میں سے جو مجھے خصوصاً یاد ہیں وہ سر ظفر اللہ خان ہیں۔ وہ پاکستان کے وزیر خارجہ رہ چکے تھے۔ ان کی شخصیت پُر وقار اور جاذب تھی۔ ان کی گفتگو عالمانہ تھی۔ جس سے میں بہت متاثر ہوئی اور ان کی مداح بن گئی۔ ایک دن جب وہ مجھے ناشتہ کے لئے اپنے ساتھ لے گئے تو میری حاسد رفقائے کلاس نے ازراہ تفنن خیال آرائی کی کہ وہ پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی چن لینے کے مجاز ہیں۔ ان کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر بات چیت میرے لئے بہت دلنشین تھی۔ میں محسوس کرنے لگی کہ جب ایک جھگڑے کو مذہب اور قومیت کے شعلے بھڑکانے لگتے ہیں اور فریقین میں سے ہر ایک کو یہ یقین کامل ہو کہ حقانیت پر صرف اسی کو واحد ملکیت حاصل ہے۔ تو زندگی پیچیدگیوں سے کس قدر آلودہ ہو جاتی ہے۔

سالہا سال بعد دفتر وزارت خارجہ میں بیٹھے ہوئے میں ظفر اللہ خان کا سوچ رہی تھی کہ ڈین ور میں وہ اپنے لوگوں سے کس قدر جدائی محسوس کر رہے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج 1997ء میں وہ اگر اس دفتر میں ہوتے تو اپنے اور ماحول کے درمیان اچھی خاصی غیر مطابقت محسوس کرتے۔ وزارت خارجہ کے سینئر عہدوں میں کام کرنے والوں میں ہمارے پاس مسلمان کوئی نہ تھے۔ درمیانہ درجہ کے عہدوں پر کام کرنے والوں میں مسلمان چند ایک ہی تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہمیں باہمی مفاہمت کو ضرور آگے بڑھانا ہوگا۔ اس مقصد کے لئے میں نے دفتر خارجہ کے ہر پہلو کا جائزہ لیا۔ اگر ایک طرف ملازمین کی بھرتی اور ٹریننگ کو جانچا گیا تو دوسری طرف ہمارے سرکاری کیلنڈر میں یہودی اور عیسائی کی چھٹی کے ناغوں کے ساتھ مسلمانوں کے چھٹی کے دنوں کا اضافہ کیا گیا۔ ہم نے امریکن مسلمان لیڈروں کے ساتھ تبادلہ خیالات کے سلسلہ و مواقع مہیا کرنا شروع کئے اور انہیں وزیر خارجہ کی طرف سے پہلی مرتبہ رمضان المبارک میں افطار ڈنر میں شامل کیا گیا۔ ہم نے اسلام پر ایک تعارفی گائیڈ ان لوگوں کے لئے ترتیب دی جنہیں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے مسلمانوں کی اکثریت والے ممالک کی طرف پابہ رکاب ہونا مقصود تھا۔


عرصہ دراز سے آپ کی خدمت میں کوشاں

قمر جیولرز

پروپرائٹر: الحاج میاں قمر احمد یادگار روڈ ربوہ

03007705077-0476213589

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہامارکیٹ
لنڈابازار۔لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

W.B
پروپرائٹر: وقاراحمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

خان نیم پلیٹس
ڈیزائننگ، معیاری سکرین پرنٹنگ، اسٹکرز، شیلڈز
If you are looking for SOMETHING DIFFERENT then please call us
5/14بی۔ون، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com موبائل: 0321-8406577

معیاری ادویات میں بااعتماد نام
نئی کاریں اور ویگن کرایہ پر دستیاب ہیں
نیو الکیمسٹس ربوہ
فون: 047-6211072

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سینٹرز لینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ایڈیٹر پائپ
بنانے والے علاوہ ازیں ہیر پائپ
بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
0300-9401543: میاں ریاض احمد
0300-9401542 میاں عدنان عباس
042-6170514
042-7963205
طالب دعا۔میاں عباس علی

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road | Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
فینسی زیورات کا مرکز۔ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے
فائن آرٹ جیولرز
صرافہ بازار۔سیالکوٹ
طالب دعا: سفیر احمد
فون شوروم: 052-4588452 فون رہائش: 4586297 موبائل: 0300-9613257

منی بیک گارنٹی کے ساتھ
کیا آپ یا آپ کا کوئی پیارا جلد کی رنگت بدلنے
والی بیماری (Vitiligo/Leucodrma)
پھلبہری سے پریشان ہے؟ تو رابطہ کریں۔
Cure Herbals™
Lahore Pakistan Cell Phone#0323-4949794PH:042-5005484

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ
کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء
سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین
کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیرسرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

Manufacturers & Exporters of Boxing Gloves,
Martial Arts & Kick Boxing Equipments
RIT SPORTS
Imtiaz Ahmad
MNG. Partner
RIT SPORTS
P.O.Box II 1474,Roras Road, Sialkot, 51310 Pakistan
Tel: 0092-52-3259299-3556134
Fax:0092-52-3554170-4267634
Email info@ritsports.com

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور
-/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواون، کوکنگ رینج،
ٹیلیویژن، ایئرکولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض
کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔مشورہ کیلئے بالشافہ ملیں یا اپنے
مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

ARSHARD CAR A.C
Auto Electric Service Car Air
Conditioning Fitting, Service,
Fuel & Temperature Gauges
Specialist

27/1 Link jail Road Lahore 042-7574148-7583314

جدید لیڈیز ورائٹی کی خریداری کا معیاری مرکز
ارسلان کلاتھ ہاؤس
دکان نمبر 1 وڈیرہ مارکیٹ لاہور بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور
042-7670924
شیخ عبدالرزاق: 0345-4766432
0323-8410105
شیخ ارسلان احمد: 0345-4741947
0323-8410103

MEHREEN TRAVELS
our Servicses
* Air Ticketing & Reservation.
* Hotel Reservations.
The best services in affordable price
Yes your own travel consultant: Mehreen Travels.
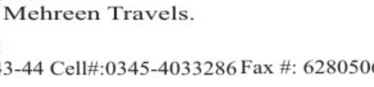
For any enquiry :
Please contact: 042-6280443-44 Cell#:0345-4033286 Fax #: 6280506
108-B- Sadiq plaza, 69 shahrah-e-Quaid-e-Azam Lahore
E-mail:mehreentravels@hotmail.com

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ، پرنٹنگ، آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
الفیصل پلازہ۔
بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور
Email:omertiss@shoa-net
فون آفس:
042-7230801
7210154
طالب دعا: ملک منور احمد ستکوہی، ملک مبشر احمد ستکوہی

# پاک سر زمین کے نام

اے پاک وطن، پاک زمین، پاک چمن زار!
تیرے رخِ روشن کی قسم کھا کے جو اُٹھے
ظُلمات کے عفریت کا دل چیر گئے ہیں
دشمن کی جبیں ہم نے سرِ بزم جھکا دی
لے کر جو تیرے نام کی توقیر گئے ہیں

تو نے جو دیا اِذن تو پھر جانبِ منزل
جاں رکھ کے ہتھیلی پہ بصد شان گئے ہیں
ہونٹوں پہ تھی ہر آن ترے نام کی تسبیح
سینوں سے لگائے ہوئے قرآن گئے ہیں

اے ارضِ مقدس! تیری عظمت کی قسم ہے
عالم[ا] نے اک عالم میں تری شان بڑھا دی
جو ہاتھ تری سمت بڑھے کاٹ دیئے ہیں
تجھ پہ جو اٹھی تھی وہ نظر ہم نے جھکا دی

اس شان سے شاہین تیرے افلاک سے لپکے
دشمن کی زمیں آج تلک کانپ رہی ہے
اس درجہ عقابوں کی تھی یلغار سبک رو
کرگس کی نظر آج تلک ہانپ رہی ہے

اے میرے وطن! تیرے براہیم صفت لوگ
بے خوف لپکتے ہوئے شعلوں سے بھی گزرے
تو نے جو پکارا تو سرِ شورشِ طوفان
لہراتے ہوئے تُند بگولوں سے بھی گزرے

اب بھی ہے قسم مجھ کو تیری پاک جبیں کی
اے ارضِ مقدس! تیری رفعت کی قسم ہے
مجھ کو تیرے دامانِ محبت کی قسم ہے
عزت کی قسم ہے تیری عظمت کی قسم ہے

پھر ہاتھ اُٹھے تجھ پہ اگر تیرے عدو کا
اک جست میں دشمن کا جگر چیر کے رکھ دیں
دیکھے بھی اگر کوئی تجھے ٹیڑھی نظر سے
یہ شوخ جیالے وہ نظر چیر کے رکھ دیں

[ا] فلائٹ لیفٹیننٹ ایم ایم عالم

﴿ رشید قیصرانی ﴾

# پنجاب کے گورنر

سر فرانس موڈی 15۔اگست 47ء تا 2۔اگست 1949ء
سردار عبدالرب نشتر 2۔اگست 49ء تا 24 نومبر 1951ء
اسماعیل ابراہیم چندریگر 24 نومبر 51ء تا 2 مئی 53ء
میاں امین الدین 2 مئی 53ء تا 24 جون 54ء
حبیب ابراہیم رحمت اللہ 24 جون 54ء تا 26 نومبر 54ء
مشتاق احمد گورمانی 27 نومبر 54ء تا 14۔اکتوبر 55ء
(نوٹ: مشتاق احمد گورمانی مغربی پنجاب کے آخری گورنر تھے اور ون یونٹ بننے کے بعد یہی مغربی پاکستان کے پہلے گورنر بنے اور 31۔اگست 1957ء تک گورنر رہے)
اختر حسین 2 ستمبر 1957ء تا 31 مئی 1960ء
ملک امیر محمد خان یکم جون 60ء تا 18 ستمبر 66ء
جنرل محمد موسیٰ 18 ستمبر 66ء تا 19 مارچ 69ء
یوسف عبداللہ ہارون 20 مارچ 69ء تا 25 مارچ 69ء
لیفٹیننٹ جنرل محمد عتیق الرحمٰن 25 مارچ 1969ء تا 29۔اگست 1969ء
لیفٹیننٹ جنرل ٹکا خان 29۔اگست 1969ء تا یکم ستمبر 1969ء
ائیر مارشل نور خان یکم ستمبر 69ء تا 31 جنوری 70ء
لیفٹیننٹ جنرل محمد عتیق الرحمٰن یکم فروری 70ء تا 30 جون 1970ء ون یونٹ مغربی پاکستان کے گورنر رہے۔ جب ون یونٹ ختم کر دیا گیا تو جنرل عتیق الرحمٰن پنجاب کے گورنر بنے اور 22 دسمبر 71ء تک گورنر رہے۔
غلام مصطفیٰ کھر 23 دسمبر 71ء تا 11 نومبر 73ء
نواب صادق حسین قریشی 12 نومبر 73ء تا 14 مارچ 75ء
غلام مصطفیٰ کھر 14 مارچ 75ء تا 31 جولائی 75ء
بریگیڈیئر محمد عباس خاں عباسی 31 جولائی 75ء تا 5 جولائی 77ء
جسٹس اسلم ریاض حسین 6 جولائی 77ء تا 18 ستمبر 78ء
لیفٹیننٹ جنرل سوار خاں 18 ستمبر 78ء تا یکم مئی 80ء
لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خاں یکم مئی 80ء تا 30 دسمبر 85ء
مخدوم محمد سجاد حسین قریشی 31 دسمبر 85ء تا 8 دسمبر 88ء
جنرل ٹکا خاں 9 دسمبر 88ء تا 6۔اگست 90ء
میاں محمد اظہر 6 اگست 90ء تا 26۔اپریل 93ء
چوہدری محمد الطاف حسین 27/اپریل 93ء تا 18 جولائی 93ء
لیفٹیننٹ جنرل محمد اقبال 19 جولائی 93ء تا 26 مارچ 94ء
چوہدری محمد الطاف حسین 26 مارچ 94ء تا 21 مئی 95ء
جسٹس محمد الیاس (قائمقام گورنر) 22 مئی 95ء تا 18 جون 95ء
لیفٹیننٹ جنرل راجہ سروپ خان 19 جون 95ء تا 6 نومبر 96ء
جسٹس خلیل الرحمٰن (قائمقام) 6 نومبر 96ء تا 11 نومبر 96ء
خواجہ احمد طارق رحیم 11 نومبر 96ء تا 10 مارچ 97ء
شاہد حامد 11 مارچ 97ء تا 17 اگست 99ء
سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ 18۔اگست 99ء تا 12۔اکتوبر 99ء
جنرل محمد صفدر 25۔اکتوبر 99ء تا 27 اکتوبر 2001ء
لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول 29۔اکتوبر 2001 تا 17 مئی 2008ء
سلمان تاثیر 18 مئی 2008 تا............


نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جتوتھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

ECL APX Express کوریئر سروس
کی جانب سے ایک اور شاندار خصوصی پیکج سویڈن، یوکے جرمنی، امریکہ، کینیڈا کاغذات اور چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر خصوصی رعایت پاکستان بھر سے سامان پک کرنے کی سہولت آپ کی ایک کال پر
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
فون: 0476214955،047-6214956
دفتر: ECL فیصل آباد: 041-2628786
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

آزمائشی گیس کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے
گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کے لئے، ہمارا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک دمہ، ہائی بلڈ پریشر خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سیمن پرابلم) بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش ہماری ویب سائٹ سے مفید طبی معلومات ومفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون نمبر: 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر ربوہ
فون: 047-6211544,0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

مکرم محمد لطیف صاحب (گروپ کیپٹن)

# میرے والد مکرم شیخ کریم بخش صاحب کی محترمہ فاطمہ جناح کے ساتھ یادگار ملاقاتیں

قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی زندگی کے آخری ایام کوئٹہ اور زیارت میں گزارے۔ 1948ء کے اوائل میں آپ نے ایک جلسۂ عام میں کوئٹہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ نے ہمیں رہنے کے لئے ایک بے بہا خطہ زمین عطا کیا ہے۔ سروں پر چھت اور کھانے کو وافر گندم عطا کی ہے۔ لیکن یہاں انڈسٹری اور کارخانوں کی کمی ہے۔ آپ نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ صاحب ثروت وحیثیت لوگ آگے بڑھیں اور کپڑے کی ضروریات کو فوری طور پر پورا کرنے کے لئے Hand Looms (کھڈیاں) لگائیں اور کھڈی پر کپڑا تیار کریں۔

اس جلسہ گاہ میں میرے والد مکرم شیخ کریم بخش صاحب بھی موجود تھے جو کہ کوئٹہ کے ایک معروف تاجر تھے اور جماعت احمدیہ کوئٹہ کے نائب امیر بھی تھے۔ وہ قائداعظم سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ قائداعظم کا پیغام سن کر وہ بے چین ہوگئے اور اسی وقت انہوں نے مصمم ارادہ کیا کہ اور کوئی آگے بڑھے یا نہ بڑھے وہ اس کام کو حتی المقدور آگے بڑھائیں گے۔ اگرچہ وہ کھڈی اور اس پر کپڑا بنانے کی حرفت سے کلیۃً لاعلم تھے۔ مگر وہ ہمت مرداں مدد خدا کے قائل تھے وہ اپنے محترم قائد کی ایک خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جلسہ گاہ سے پُرعزم اٹھے اور بلاتاخیر اس حرفت کے متعلق معلومات جمع کرنی شروع کردیں۔ بالآخر ان کی دوڑ دھوپ رنگ لائی۔ چند ہفتوں میں ایک احاطہ فیکٹری لگانے کے لئے کرایہ پر حاصل کیا۔ گوجرانوالہ اور گجرات سے کھڈیاں منگوائیں اور لائل پور (فیصل آباد) سے کپڑے بُننے والے کاریگر (جولاہے) لے کر آئے اور سُوت وغیرہ حاصل کیا۔ چند ہی دنوں میں اس کارخانے نے کپڑا بننے کی صلاحیت حاصل کرلی۔

والد صاحب فوراً لٹن روڈ پر واقع قائداعظم کی رہائش گاہ پر حاضر ہوئے اور ان کے سیکرٹری سے قائداعظم سے شرف ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور وجہ ملاقات بتائی شیخ صاحب کو پیغام ملا کہ قائداعظم اس وقت مصروف کار ہیں اور محترمہ فاطمہ جناح سے اسی وقت ملاقات ہوسکتی ہے۔ انتظارگاہ میں آپ نے چند منٹ انتظار کیا اور محترمہ فاطمہ جناح تشریف لے آئیں۔

جناب شیخ صاحب نے آداب کے بعد عرض کیا کہ محترم قائداعظم کے ارشاد کے مطابق انہوں نے کھڈیاں لگائی ہیں اور اب یہ معلوم کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ کس قسم کا کپڑا تیار کیا جائے۔ محترمہ نے خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ پہلے آپ دستر خوان یعنی Table Napkins بنائیں اور ان کے لئے 12 عدد دستر خوان بنا کر لائیں جن کا سائز "12"x12 ہو۔ آئندہ ملاقات کا وقت اور دن مقرر کر دیا گیا۔

اس مختصر ملاقات کے بعد شیخ صاحب وہاں سے رخصت ہوئے اور کارخانے کے ماہرین کو جمع کرکے تلقین کی کہ 12 عدد نہایت عمدہ دستر خوان بناؤ جو "12"x12 سائز کے ہوں۔ کام کا آغاز بلا تاخیر شروع کر دیا گیا۔ اس ضمن میں شیخ صاحب کئی بار کارخانہ میں گئے اور کوالٹی اور معیار پر زور دیتے رہے۔ بالآخر 3 درجن دسترخوانوں میں سے 12 عدد کا انتخاب کیا اور وقت مقررہ پر قائداعظم کی رہائش گاہ پر پہنچانے کے لئے روانہ ہوگئے۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر سخت پریشان ہوئے کہ لٹن روڈ پر قائداعظم کی رہائش گاہ کے سامنے دونوں جانب بے پناہ ہجوم ہے۔ معلوم ہوا کہ قائداعظم نے سٹاف کالج کوئٹہ میں خطاب کرنے جانا تھا اور لوگ ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے وہاں جمع ہوئے تھے۔

لیکن شیخ صاحب کو تو وقت مقررہ پر محترمہ فاطمہ جناح سے بہرصورت ملاقات کرنا تھی۔ چنانچہ موقعہ پر موجود ایس ایس پی سے ملے اور سڑک عبور کرکے قائداعظم کی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی اجازت پر اصرار کیا۔ اگرچہ اس افسر کی شیخ صاحب سے پرانی جان پہچان تھی مگر اس نے اپنی مجبوری کا اظہار کر دیا۔ شیخ صاحب نے اصرار کیا کہ حاکم وقت کی ہمشیرہ نے خود مجھے بلایا ہے اور ملاقات کا وقت مقرر کیا ہے اور ان کو بہرصورت اسی وقت وہاں پہنچنا ہے۔ اس افسر نے فوراً سیکرٹری قائداعظم سے بات کی تو سیکرٹری نے کہا کہ شیخ صاحب کو فوراً یہاں پہنچا دو محترمہ فاطمہ جناح ان کا انتظار کر رہی ہیں۔ چنانچہ شیخ صاحب نے اس ہجوم کو کاٹ کر سڑک عبور کی اور سیکرٹری قائداعظم کے پاس پہنچے جو اپنے دفتر میں قائداعظم کی روانگی کے انتظار میں ایستادہ تھا۔ عین اس وقت شیخ صاحب نے دیکھا کہ قائداعظم آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی ٹوپی پہن رہے تھے اور پھر تیزی کے ساتھ سیڑھیاں اتر کر اپنی کار میں بیٹھ کر روانہ ہوگئے۔

شیخ صاحب کی جلد ہی محترمہ جناح سے ملاقات ہوئی۔ شیخ صاحب نے بصد احترام 12 عدد نیپکن محترمہ کو پیش کئے۔ محترمہ نے پیائش کرنے والا فیتہ منگوایا۔ ایک ایک نیپکن کا بغور جائزہ لیا اور پھر ہر نیپکن کے چاروں اطراف کی فیتے سے پیائش کی اور 4 نیپکن ایک طرف اور باقی نیپکن دوسری طرف رکھ کر فرمایا کہ یہ 4 تو ٹھیک ہیں۔ لیکن باقی 8 کی اطراف میں 1/2 انچ سے 3/4 انچ کی کمی بیشی ہے اور درست نہیں ہے اور تلقین فرمائی کہ انڈسٹری میں ترقی کرنے کے لئے کوالٹی کنٹرول لازم ہے۔ شیخ صاحب نے شکریہ ادا کیا اور غیر معیاری 8 نیپکن کے ہمراہ یہ کہہ کر رخصت ہوئے کہ محترمہ کی نصیحت پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کی جائے گی۔

اس واقعہ کے بعد مدت مدید تک شیخ صاحب محترمہ فاطمہ جناح کی قائدانہ صلاحیت پر رطب اللسان رہے۔ وہ فرمایا کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ وہ میرے جذبات کی تعریف کرتے ہوئے تمام نیپکن قبول کرلیتیں۔ انہوں نے یہ سبق سکھایا کہ قوموں کی ترقی کے لئے جذبات کی بھٹی میں اصولوں کو نہیں جھونکا جاتا۔

# پاکستان میں بحالی صحت کی صورتحال

## ہیلتھ پروگرامز

ـ ایکسپنڈڈ پروگرام آن امیونیزیشن (ای پی آئی)
2ـ نیشنل پروگرام فار فیملی پلاننگ اینڈ پرائمری ہیلتھ (ایل ایچ ڈبلیو)
3ـ نیشنل میٹرنل، نیوناٹل اینڈ چائلڈ ہیلتھ (ایم این سی ایچ)
4ـ نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام
5ـ نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام
6ـ نیشنل پروگرام فار پریونشن آف بلائنڈنیس
7ـ نیشنل نیوٹریشن پروگرام
8ـ نیشنل ویٹ فلور فورٹی فکیشن پروگرام
9ـ نیشنل ملیریا کنٹرول پروگرام
10ـ نیشنل پروگرام فار پریونشن اینڈ کنٹرول آف ہیپاٹائٹس

## صحت کی سہولیات

| | |
|---|---|
| ہسپتال | 965 |
| ڈسپنسریاں | 4916 |
| بنیادی مرکز صحت | 4872 |
| ایم سی ایچ سنٹر | 1138 |
| ٹی بی سنٹر | 371 |
| ابتدائی طبی امداد (مرکز) | 1080 |
| ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں (بیڈ کی گنجائش) | 105005 |
| آبادی کے تناسب سے ایک بیڈ | 1515 افراد کے لئے |

## صحت کے انسانی وسائل

(تقریباً)

| | |
|---|---|
| ڈاکٹر | 107835 |
| سپیشلسٹ ڈاکٹر | 19623 |
| ڈینٹسٹ | 7446 |
| ڈینٹل سپیشلسٹ | 433 |
| نرسیں | 43646 |
| مڈوائف | 2788 |
| ایل ایچ وی | 3864 |
| لیڈی ہیلتھ ورکر | 95000 |
| لیڈی ہیلتھ سپروائزر | 3385 |
| آبادی کے تناسب سے 1 ڈاکٹر | 1475 افراد کے لئے |
| آبادی کے تناسب سے 1 ڈینٹسٹ | 21362 افراد کے لئے |
| آبادی کے تناسب سے 1 نرس | 3644 افراد کے لئے |

## میڈیکل تعلیمی ادارے

| | |
|---|---|
| میڈیکل تعلیمی ادارے | 23 |
| ڈینٹل کالجز | 9 |
| پرائیویٹ میڈیکل کالجز | 24 |
| پرائیویٹ ڈینٹل کالجز | 12 |

(سنڈے ایکسپریس 28 دسمبر 2008ء)

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے بااعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ
3-ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔ لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

فضل ربی دواخانہ
احمد مارکیٹ ریلوے روڈ پر منتقل ہوگیا ہے
047-6216075,03336707226
حکیم قمر احمد فاضل طب الجراحت رجسٹرڈ حکیم

خورشید گارمنٹس
KG
سکول یونیفارم۔ بچگانہ گارمنٹس لیڈیز اینڈ جینٹس جرسی سوئیٹر، نیز ہوزری کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون 047-6213001
پروپرائٹر: فضل محمد فاتح

الیس اللہ اور مولیٰ بس کی انگوٹھیاں تیار مل سکتی ہیں
دوکان: 047-6212040
گھر: 047-6211433
0300-7701533
احمد جیولرز اینڈ گولڈ سمتھ ربوہ
خالص سونے کے زیورات تیار کرنے والے آپ کے پرانے خادم
میاں صلاح الدین زرگر راجپوت بن باجوہ والے

# تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

محمد محمود طاہر صاحب

خواتین کسی بھی معاشرے کا مؤثر اور حساس طبقہ ہوا کرتی ہیں اور معاشرے کی کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ قوموں کی ترقی اور زوال میں عورت کے کردار کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات برپا کرنے والی اگر خواتین نہیں ہیں تو ان راہنماؤں اور تاریخ کے دھارے بدلنے والی شخصیات کو عورت نے ہی جنم دیا۔ ان راہنماؤں کی اولین درس گاہ ماں کی گود ہی تھی جہاں وہ پروان چڑھ کر انقلاب انگیز اور تاریخ ساز شخصیات کہلائے۔

برصغیر کے خطے میں اسلام کی آمد سے قبل عورت انتہائی پسماندگی میں زندگی بسر کررہی تھی لیکن نور کی شمع نے اجالا کردیا اور یہاں کی مسلم خاتون نے اسلامی معاشرے کی کردار سازی میں مردوں کے شانہ بشانہ کردار ادا کیا۔ مسلم دور شہنشاہیت میں مسلم بادشاہوں کی خواتین نے کئی لحاظ سے امور مملکت میں حصہ لیا۔ یہاں تک کہ چاند بی بی تو تخت نشین بھی ہوگئی۔

انگریزوں اور سامراجی قوتوں کے تسلط کے بعد جب اس علاقے میں آزادی کی لہر آئی تو کئی تحریکات شروع ہوئیں اور اس میں مسلم خواتین بھی شعور بیدار کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئیں اور اپنے خاوندوں، اپنے بھائیوں اور اپنے بیٹوں کے ساتھ تحریک جدوجہد آزادی میں شریک ہوئیں۔

تحریک خلافت کا آغاز ہوا تو مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی گوہر دوسرے سیاسی راہنماؤں کے ساتھ اس تحریک کے روح رواں تھے۔ علی برادران کی والدہ جو بی اماں کے نام سے تاریخ ہندوستان میں معروف ہیں وہ تحریک خلافت کے وقت خود گھر سے باہر نکلیں اور اپنے بیٹوں کے ساتھ اس تحریک کی قیادت کی۔

مسلم لیگ کا قیام ہندوستان میں تحریک آزادی کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ اور اس جماعت کے جھنڈے تلے مسلمانان برصغیر مجتمع ہوئے اور بالآخر ثمر آور کوششوں کے بعد پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا۔

مسلم لیگ جب ہندوستان میں اپنے ارتقائی مراحل طے کررہی تھی۔ تو اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ خواتین کی تنظیم کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ جب تحریک آزادی اپنے فیصلہ کن موڑ کی طرف گامزن ہوئی تو 1935ء میں مسلم لیگ کی تنظیم نو کی گئی۔ ایسے میں مسلم لیگ خواتین کی تنظیم کا قیام بھی عمل میں آیا اور خواتین باقاعدہ ایک پلیٹ فارم کے تحت آکر اس تحریک میں شریک ہوگئیں اور مسلم طالبات نے مسلم لیگ سٹوڈنٹس فیڈریشن قائم کی تاکہ سکولوں اور کالجوں کی سطح پر پڑھی لکھی عوام میں آزادی کا شعور بیدار کیا جائے۔

فروری 1939ء میں لاہور میں مسلم لیگ خواتین کمیٹی کا اجلاس ہوا اور پھر اس کی تنظیم سازی اور کام کو پورے صوبے میں شہر شہر پھیلا دیا گیا اور گاؤں گاؤں قریہ قریہ اور شہر شہر مسلم لیگ خواتین ونگ کا قیام عمل میں آگیا۔ شمیم جالندھری نے جالندھر سے رسالہ ''الزہراء'' نکالا اس رسالہ نے خواتین میں سماجی اور سیاسی شعور بیدار کیا۔

تحریک آزادی کے اس سفر میں اگرچہ گاؤں گاؤں کی خواتین نے حصہ لیا اور اپنے لئے ایک وطن کا حصول ممکن بنایا لیکن بعض ایسی خواتین بھی ہیں جو اس قافلہ کی سرخیل ہیں اور انہوں نے تحریر، تقریر اور عملی جدوجہد سے اپنی منزل کو اور بھی قریب کرلیا اور خواتین کی قیادت کی۔

## مادر ملت فاطمہ جناح

یہ وہ نام ہے جسے کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی ہمشیرہ نیک اختر نے اپنے آپ کو تحریک پاکستان کے لئے ہمہ تن وقف کردیا اور اپنے عظیم بھائی کی معاون اور خادمہ بن کر ان کے شانہ بشانہ تحریک آزادی کی قیادت کی اور مادر ملت کا خطاب پایا۔ خواتین میں سیاسی شعور بیدار کرنے میں ان کی خدمات تاریخ پاکستان کا ایک سنہری باب ہیں۔

## بیگم شائستہ اکرام اللہ

ان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ Ph.D تھیں اور صرف سیاسی راہنما ہی نہیں بلکہ ادیبہ اور مصنفہ بھی تھیں۔ 1945ء میں مسلم لیگ کی طرف سے انتخابات میں بھرپور حصہ لیا اور خواتین کی قیادت کی۔ آپ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں۔ حسین شہید سہروردی وزیراعظم پاکستان آپ کے بھائی تھے۔ کراچی میں خواتین مسلم لیگ تنظیم سازی کے لئے نمایاں خدمات کی توفیق پائی۔

## بیگم جہاں آراء شاہنواز

تحریک آزادی کی ایک عظیم مجاہدہ تھیں۔ آپ سر محمد شفیع کی صاحبزادی تھیں۔ گول میز کانفرنس میں اپنے والد کی سیکرٹری کی حیثیت سے شمولیت کی۔ متحدہ ہندوستان کی بین الاقوامی سطح پر نمائندگی کی۔ تحریک آزادی میں بھرپور انداز میں حصہ لیا اور اس دوران قیدوبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ پنجاب مسلم لیگ کی تنظیم سازی کے لئے ان کا کردار نمایاں رہا۔ پاکستان بننے کے بعد سفارت کاری کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

## بیگم رعنا لیاقت علی خان

اپنے خاوند قائد ملت لیاقت علی خان کے ساتھ مل کر تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ پاکستان بننے کے بعد سفیر اور گورنر سندھ بھی رہیں۔

## بیگم سلمیٰ تصدق حسین

تحریک آزادی پاکستان کے لئے غیر معمولی خدمات سرانجام دیں اور خواتین کی قیادت اور ان کی سیاسی راہنمائی میں اہم کردار ادا کرتی رہیں۔

## بیگم قاضی عیسیٰ

انہوں نے سندھ اور بلوچستان میں مسلم لیگ خواتین کی تنظیم سازی اور ان کی سیاسی قیادت کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

## محترمہ عفیفہ ممدوٹ

آپ نواب ممدوٹ کی بہن تھیں اور تحریک پاکستان کی سپہ سالاروں میں شامل تھیں۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے قدآور اسماء ہیں جنہوں نے مسلم لیگ اور خواتین کی تنظیم سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان میں ایک احمدی خاتون بیگم شفیع آف دہلی کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ یہ صحافی خاتون تھیں۔ طالبات کی لیڈر اور اپنا اخبار اور رسالہ نکالتی تھیں۔ قائداعظم نے ان کے کام کو سراہا۔ ان کے علاوہ سرحد میں بیگم کلثوم سیف اللہ، بیگم اصفہانی جن کا سارا خاندان ہی مسلم لیگی راہنما تھا بھی اس صف میں شامل ہیں جنہوں نے پاکستان کی قیادت کی۔ تحریک پاکستان میں احمدی خواتین نے بھی حضرت مصلح موعود کی ہدایات کے تابع ہر ممکن حصہ لیا اور حضور سے خراج تحسین وصول کیا۔

آج اگر ہماری خواتین اپنے منصب اور مقام کو سمجھ لیں اور اپنی اور اپنے بچوں کی حقیقی تربیت کریں تو جہاں اخروی زندگی میں جنت کی کلید ہوں گی وہاں ہمارے معاشرے کی کایا پلٹ سکتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ماں کی گود ایسی درس گاہ بن جائے جہاں پرورش پانے والا بچہ جنت کا وارث ہو اور ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن جائے۔

## ایک فوجی افسر کا مشاہدہ

معروف مضمون نگار و عسکری تجزیہ نگار (بریگیڈیئر) شمس الحق قاضی چونڈہ کے ہیرو (جنگ 1965ء) کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

''راقم جہلم میں اسی فرقہ (جماعت احمدیہ۔ ناقل) کے جنرل عبدالعلی ملک کا چیف سٹاف افسر تھا۔ میرا مشاہدہ یہ ہے کہ میں نے جنرل علی جیسا قابل اور بیدار مغز افسر اور اچھا انسان نہیں دیکھا۔ راقم کی ان سے دلی محبت رہی ہے اور اب بھی ہے''۔

(21 فروری 2008ء۔ ادارتی صفحہ)

(مرسلہ: پروفیسر راجا نصراللہ خاں)

بقیہ صفحہ 17 قومی اسمبلی کے سپیکرز

سے قبل اراکین کی آراء بن سکتا ہے۔

☆سپیکر ماسوائے جمعہ کے دن کے ہر اجلاس کا آخری آدھا گھنٹہ کوئی معاملہ اٹھانے کے لئے مختص کر سکتا ہے جو نکتہ اعتراض نہ ہو۔ رکن کو صرف سپیکر کی رضامندی کے بعد اور طے کردہ تاریخ پر ہی اس کے اٹھائے جانے کی اجازت دی جائے گی۔

☆سپیکر نظم وضبط برقرار رکھے گا اور اسے اپنے فیصلوں کی تعمیل کرانے کے لئے تمام ضروری اختیارات حاصل ہوں گے۔

☆سپیکر کے احکامات کی تعمیل کرانے کیلئے ایک سارجنٹ ایٹ آرمز ہوگا۔

☆سپیکر کسی رکن کو جس کا طرز عمل اس کی رائے میں سنگین بدنظمی کا مظہر ہوا اسمبلی سے فوری طور پر چلے جانے کا حکم دیا جائے اس پر فوری عمل کرے گا اور اس دن باقی ماندہ نشست کے دوران غیر حاضر رہے گا۔

☆سپیکر اگر ضروری سمجھے تو کسی ایسے رکن کا نام لے سکتا ہے جو سپیکر کے اختیار کو نظرانداز کرے یا اسمبلی کے کام میں مسلسل اور عمداً رکاوٹ پیدا کرے، ان قواعد کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو۔

☆اگر سپیکر کسی رکن کا اس طرح نام لے تو وہ فی الفور سوال پیش کرے گا کہ رکن (اس کا نام لیتے ہوئے) کو اسمبلی کی خدمت سے اتنا عرصہ کے لئے معطل کردیا جائے جو اس اجلاس کے باقی ماندہ ایام سے متجاوز نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ اسمبلی کسی پیش کی گئی تحریک پر کسی بھی وقت طے کرسکتی ہے کہ ایسی معطلی ختم کردی جائے۔

☆اس قاعدہ کے تحت معطل کردہ کوئی رکن اسمبلی کے احاطے سے فوراً چلا جائے گا۔

☆اسمبلی میں کوئی سنگین بدنظمی پیدا ہوجانے کی صورت میں سپیکر اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرسکتا ہے۔

☆سپیکر جب بھی مناسب سمجھے گیلریاں خالی کرانے اور کسی اجنبی کے انخلاء کے حکم دے سکتا ہے۔

☆قائد ایوان کی جانب سے کی گئی درخواست پر سپیکر اپنی صوابدید سے کام لیتے ہوئے اسمبلی کے خفیہ اجلاس کے لئے ایک دن یا اس کا کوئی حصہ مقرر کرسکتا ہے۔

☆جب اسمبلی کا خفیہ اجلاس ہو ماسوائے سیکرٹری اور اسمبلی کے ایسے دوسرے افسران یا دیگر اشخاص کے جن کی سپیکر ہدایت دے دار الاجلاس، لابی یا گیلریوں میں کسی اجنبی کو موجود رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

☆سپیکر کسی خفیہ اجلاس کی کارروائی کی ایک رپورٹ ایسے طریقے سے مرتب کرا سکتا ہے جو وہ مناسب سمجھے لیکن کوئی دوسرا شخص کسی خفیہ اجلاس کی کسی کارروائی یا فیصلوں کا کوئی نوٹ یا ریکارڈ، خواہ جزوی یا کلی طور پر نہیں رکھے گا۔ ایسی کارروائی کی کوئی رپورٹ جاری یا افشاء نہیں کرے گا یا کوئی ایسا بیان نہیں دے گا جس سے ایسی کارروائی مترشح ہو۔

☆جب کبھی سپیکر ایوان میں اجلاس کے دوران اپنے دفتر میں کسی معاملہ پر فیصلہ یا اپنی رولنگ دیتا ہے اس پر اعتراض نہیں کیا جائے گا اور یہ قطعی ہوگا ماسوائے اسے کسی تحریک کے ذریعے منسوخ کیا جائے گا۔

(روزنامہ جنگ 19 مارچ 2008ء)

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش

**فیبرکس گیلری**

ریلوے روڈ۔ ربوہ

طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد

047-6214300

---

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے اکیاون سال

1958 تا 2009

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔

بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار، ربوہ۔

حکیم شیخ بشیر احمد ایم۔اے، فاضل طب والجراحت

فون: 047-6211538

فیکس: 047-6212382

ویب: www.khurshid.we.bs

ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

---

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، وجی ٹیبل ڈائی، کوکیشن افغانی وغیرہ

**احمد مقبول کارپٹس**

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبراہوٹل لاہور

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:amcpk@brain.net.pk

CELL#0300-4607400

---

ابٹن نور، کون مہندی، کاسمیٹکس

**رحمٰن جنرل سٹور**

بابر مارکیٹ، مین بازار سیالکوٹ

طالب دعا: خلیل الرحمٰن

0300-6157374

0092-52-4586914

---

**Rehman Rubber Rollers & Engineering Works**

Manufacturers:

Paper, Chip Board and Tanneries Rolls

Marketing Managing Director:

Mujeeb-ur-Rehman

0345-4039635

Naveed ur Rehman

0300-4295130

Band Road Lahore.

---

**خوشخبری**

احباب جماعت کے لئے

4 فٹ ڈش بمعہ ڈیجیٹل ریسیور تمام مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں یہ آفر محدود مدت تک ہے۔ نیز UPS ایک سال کی وارنٹی کے ساتھ بارعایت خرید فرمائیں۔

طالب دعا: شوکت ریاض قریشی

**نواز سیٹلائٹ**

فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور

0300-9419235-042-7351722

---

امپورٹڈ، ورائٹی، مدراسی، سنگاپوری، بحرینی، اٹالین، بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے

MAJ

بانی محمد ابراہیم عابد صراف

**مبارک جیولرز**

مین بازار ڈسکہ

برہان احمد خالد ○ انشاء اللہ صراف ○ عثمان احمد خالد

فون شوروم: 052-6613871

فون رہائش: 052-6619409

---

**انصر سٹیل ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل**

طالب دعا: انصر کلیم، عرفان فہیم

192۔ لوہا مارکیٹ۔ لنڈا بازار۔ لاہور

فون آفس: 042-7641102,7641202

فیکس: 042-7632188

Email:hadi@hadimetals.com

---

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ہیرڈ بورڈ، لیمینیٹس، پوڈیشن ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔

**فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور**

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں

موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

---

Mob:0300-4742974

TEL:042-6684032

Mob: 0300-9491442

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

**دلہن جیولرز**

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

---

نئی پرانی گاڑیوں کا مرکز

**محمود موٹرز**

رابطہ: مظفر محمود

فون: 5162622 5170255

555A مولانا شوکت علی روڈ، نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

---

Af

**الفردوس گارمنٹس**

پینٹ شرٹ۔ دولہا ڈریس۔ پینٹ شرٹ ڈریس اور جینز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

طالب دعا: حامد علی خان

85B۔ نیوانارکلی۔ لاہور فون: 7324448

---

ہر قسم کی جرمن پوٹینسی اور ہومیو ادویات دستیاب ہیں

**الرحمٰن ہومیو سٹور اینڈ کلینک**

چنیوٹ بازار فیصل آباد

ہومیو ڈاکٹر فرحان احمد: 0345-7693179

---

**HAROON'S**

Shop No.8 Block A

Super Market, Islamabad.

Ph: 2275734, 2829886, 2873874

---

**نورتن جیولرز ربوہ**

فون گھر 6214214

فون دکان 047-6211971: 6216216

---

**AHMAD MONEY CHANGER**

We Deal in All Foreign Currencies

you are always Welcome to:

State Bank Licence No.11

**PREMIER EXCHANGE** CO.'B' PVT. LTD.

**Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh**

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480

Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com

---

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

**العمران جیولرز**

الطاف مارکیٹ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ

فون شوروم: 052-4594674

موبائل: 0321-6141146

طالب دعا۔ عمران مقصود

---

# BETA®

# PIPES

042-5880151-5757238

---

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

خدا تعالیٰ کے فضل، رحم اور احسان کے ساتھ 52 سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں

ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے

قائم شدہ 1953ء

محتاج دعا: **بشیر اینڈ کمپنی** بنارسی والے

111 خواجہ بازار، سفینہ بلاک، اعظم کلاتھ مارکیٹ۔ لاہور

فون: 7632805,7654290,7661915,7654501

---

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب

**سونی سائیکل**

اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں

5 سال کی گارنٹی

پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ

پاکستانی مصنوعات خریدیے

پاکستانی بنئیے

بین الاقوامی معیار کے ساتھ

تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون: 7142610 7142613 7142623

فیکس: 7142093

Mob:0300-9478889

---

**KOHISTAN STEEL**

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

219 Loha Market Landa Bazar Lahore

Tel:+92-42-7630066,7379300

Mob:0300-8472141

Talib-e-Dua:Main Mubarik Ali

# قومی اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کا طریق کار اور اختیارات

☆عام انتخابات کے بعد اراکین اسمبلی کے حلف اٹھائے جانے کے بعد اسمبلی کے پہلے اجلاس میں خفیہ رائے شماری کے ذریعے سپیکر کا انتخاب کیا جائے گا۔

☆اسمبلی کے اجلاس کی صدارت سبکدوش ہونے والے سپیکر یا ان کی عدم موجودگی میں وہ شخص کرے گا جسے صدر مملکت مقرر کرے گا۔ بشرطیکہ وہ شخص خود امیدوار نہ ہو۔

☆جس دن سپیکر کا انتخاب عمل میں آنا ہو اس سے ایک روز قبل دوپہر 12 بجے سے قبل کسی بھی وقت کوئی رکن کسی دوسرے رکن کا نام بحیثیت سپیکر انتخاب کے لئے تجویز کرسکتا ہے جس کے لئے وہ اپنا دستخط شدہ کاغذ نامزدگی تجویز کردہ رکن کے اس بیان کے ہمراہ سیکرٹری کو دے گا کہ وہ بحیثیت سپیکر خدمات انجام دینے پر رضامند ہے اگر منتخب ہو گیا۔

☆کوئی رکن جسے نامزد کیا گیا ہو تحریری طور پر اسمبلی کی جانب سے سپیکر کے انتخاب کی کارروائی شروع ہونے سے قبل کسی بھی وقت اپنا نام واپس لے سکتا ہے۔

☆انتخاب کے دن چیئرپرسن اسمبلی کو ان اراکین کے نام مع ان کے تجویز کنندگان کے ناموں کے پڑھ کر سنائے گا جو باضابطہ طور پر نامزد کئے گئے ہوں اور جنہوں نے اپنا نام واپس نہ لیا ہو اور اگر ایسا رکن صرف ایک ہی ہے تو وہ اس رکن کے منتخب ہونے کا اعلان کر دے گا۔

☆ناموں کی واپسی کے بعد اگر کوئی ہوا انتخاب کیلئے صرف دو امیدوار رہ جائیں تو ان کے درمیان رائے شماری کرائی جائے گی اور جو امیدوار دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ووٹ حاصل کرے گا اس کے منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اگر دونوں امیدوار مساوی تعداد میں ووٹ حاصل کریں تو ان کے درمیان از سر نو رائے شماری کرائی جائے گی۔ حتیٰ کہ ان میں ایک امیدوار دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ووٹ حاصل کرے اور زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے امیدوار کے منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

☆ناموں کی واپسی کے بعد اگر کوئی ہوں انتخاب کے لئے دو سے زیادہ امیدوار رہ جائیں جو امیدوار دوسرے امیدوار کے حاصل کردہ ووٹوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ ووٹ حاصل کرے اس کے منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اگر کوئی امیدوار دوسرے امیدواروں کے حاصل کردہ مجموعی ووٹوں سے زیادہ ووٹ حاصل نہ کرے تو رائے شماری از سر نو کرائی جائے گی۔ جس میں سابقہ رائے شماری میں سب سے کم ووٹ حاصل کرنے والے امیدوار کو انتخاب سے خارج کر دیا جائے گا اور یہ رائے شماری اسی طرح جاری رہے گی۔ حتیٰ کہ ایک امیدوار ماندہ امیدواروں کے مجموعی ووٹوں سے زیادہ حاصل کرے اور ایسے امیدوار کے منتخب ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

☆جب کسی رائے شماری میں اگر کوئی 3 یا 3 سے زیادہ امیدوار مساوی تعداد میں ووٹ حاصل کریں اور ذیلی قاعدہ (7) کے تحت ان میں سے ایک کو انتخاب سے خارج کرنا ضروری ہو تو یہ سوال کہ ان ایسے امیدواروں میں سے کس امیدوار کو خارج کیا جائے۔ اس کا تعین قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جائے گا۔

☆سپیکر کی حیثیت سے منتخب ہونے والا رکن عہدہ سنبھالنے سے قبل اسمبلی کے سامنے حلف اٹھائے گا۔

## ڈپٹی سپیکر کا انتخاب

☆سپیکر کے انتخاب کے فوراً بعد اسمبلی ڈپٹی سپیکر کو منتخب کرنے کی کارروائی کرے گی۔ اس کے لئے وہی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا جو سپیکر کے انتخاب کیلئے کیا گیا ہوگا۔

☆ڈپٹی سپیکر کی حیثیت سے منتخب ہونے والا شخص عہدہ سنبھالنے سے قبل اسمبلی کے سامنے حلف اٹھائے گا۔

## سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی برطرفی

☆کوئی رکن آرٹیکل 53 کی شق (7) کے پیرا (ج) کے تحت سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کو ان کے عہدے سے برطرف کرنے کی تحریک کے ہمراہ سپیکر کے خلاف الزامات پر مشتمل قرارداد کا تحریری نوٹس سیکرٹری کو دے سکتا ہے اور سیکرٹری اسے فی الفور اراکین میں تقسیم کرے گا۔

☆مگر شرط یہ ہے کہ قرارداد دلائل نتائج طنزیہ عبارات القابات یا توہین آمیز بیانات پر مشتمل نہ ہو اور اگر قرارداد ایسے مواد پر مشتمل ہوئی تو اسے اس سے حذف کر دیا جائے گا۔

☆قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کرنے کی تحریک متعلقہ رکن کے نام سے Rule of Business میں درج کی جائے گی۔

☆ذیلی قاعدہ (2) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کرنے کی کسی تحریک کے لئے مقرر کردہ دن کے نظام کار میں کوئی دوسری مد شامل نہیں کی جائے گی۔

☆سپیکر یا ڈپٹی سپیکر اسمبلی کے اجلاس کی صدارت نہیں کرے گا۔ جب اس کی عہدے سے برطرفی کی کسی قرارداد پر جیسی بھی صورت ہو غور کیا جا رہا ہو۔

☆تحریک کے پیش کئے جانے کے فوراً بعد چیئرپرسن ایسے اراکین کو جو اجازت دیئے جانے کے حق میں ہوں اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہونے کے لئے کہے گا اور اگر اسمبلی کی کل رکنیت کم از کم ایک چوتھائی اراکین اس طرح کھڑے نہ ہوں تو وہ اعلان کرے گا کہ رکن کو اسمبلی کی اجازت حاصل نہیں ہوئی اور اگر اتنے اراکین اس طرح کھڑے ہوجائیں تو وہ متعلقہ رکن کو قرارداد پیش کرنے کی دعوت دے گا۔

☆قرارداد پر بحث فقط اس میں لگائے گئے الزامات تک محدود رہے گی۔

☆اسمبلی کا اجلاس اجازت کی تحریک کا تصفیہ ہونے تک یا اگر اجازت دے دی گئی ہو تو قرارداد پر رائے دہی تک اگلے یوم کار (Working Day) کے لئے ملتوی نہیں کیا جائے گا۔

☆قرارداد پر ووٹ خفیہ رائے شماری کے ذریعے ڈالے جائیں گے جس کا انعقاد اس طرح کیا جائے گا جس طرح کہ صدارت کنندہ شخص ہدایت کرے۔

☆اگر وہ اجلاس جس کے دوران نوٹس دیا گیا ہو سپیکر کی جانب سے آرٹیکل 54 کی شق (3) کے تحت طلب کیا گیا ہو تو اسمبلی کا اجلاس تحریک کا تصفیہ ہونے یا قرارداد پر رائے دہی تک برخاست نہیں کیا جائے گا۔

☆سپیکر یا ڈپٹی سپیکر اسمبلی کی کل رکنیت کی کثرت رائے سے قرارداد منظور ہو جانے پر اپنے عہدے سے برطرف قرار پائے گا۔

☆جب سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کا انتخاب یا برطرفی ہو جائے تو سیکرٹری گزٹ میں اشاعت کے لئے اعلان جاری کرائے گا۔

## سپیکر کے اختیارات اور فرائض

☆سپیکر اسمبلی کے ہر اجلاس کی صدارت کرے گا۔

☆سپیکر نظم وضبط اور شائستگی برقرار رکھے گا اور گیلریوں میں ہنگامہ یا بدنظمی کی صورت میں انہیں خالی کرائے گا۔

☆قاعدہ 12 کے ذیلی قاعدہ (4) کے تابع سپیکر کی عدم موجودگی میں ڈپٹی سپیکر اجلاس کی صدارت کرے گا۔

☆سپیکر ان قواعد ہذا کے تحت اپنے سارے اختیارات یا اپنا کوئی اختیار تحریری حکم کے ذریعہ ڈپٹی سپیکر کو منتقل کرسکتا ہے۔

☆جب بھی کسی رکن کی نا اہلی کا سوال تحریری اٹھایا گیا ہو سپیکر ایسا سوال اٹھائے جانے سے 30 دن کے اندر یہ سوال چیف الیکشن کمشنر کے سپرد کرے گا۔

☆کوئی نکتہ اعتراض سپیکر کے سامنے اس وقت تک پیش نہ کیا جا سکے گا جب تک سپیکر سابقہ نکتہ اعتراض کا تصفیہ نہ کرے۔

☆کوئی رکن کوئی نکتہ اعتراض پیش کرسکتا ہے اور سپیکر اس امر کا فیصلہ کرے گا کہ آیا پیش کردہ نکتہ اعتراض ہے اور اگر ایسا ہے تو وہ اس پر اپنا فیصلہ دے گا جو قطعی ہوگا۔

☆کسی نکتہ اعتراض پر کسی بحث کی اجازت نہیں دی جائے گی لیکن سپیکر اگر مناسب سمجھے اپنا فیصلہ دینے

باقی صفحہ 15 پر

## قومی اسمبلی کے صدور.....سپیکر

| نمبر شمار | نام | عہدہ | مدت |
|---|---|---|---|
| 1 | قائداعظم محمد علی جناح | صدر | 11 اگست 1947ء تا 11 ستمبر 1948ء |
| 2 | مولوی تمیز الدین خان | صدر | 14 دسمبر 1948ء تا 24 اکتوبر 1954ء |
| 3 | عبدالوہاب خان | سپیکر | 12 اگست 1955ء تا 7 اکتوبر 1958ء |
| 4 | مولوی تمیز الدین خان | سپیکر | 11 جون 1962ء تا 19 اگست 1963ء |
| 5 | چوہدری اے کے ایم فضل القادر | سپیکر | 29 نومبر 1963ء تا 12 جون 1965ء |
| 6 | عبدالجبار خان | سپیکر | 12 جون 1965ء تا 25 مارچ 1969ء |
| 7 | ذوالفقار علی بھٹو | صدر | 14 اپریل 1972ء تا 12 اپریل 1973ء |
| 8 | فضل الٰہی چوہدری | سپیکر | 15 اگست 1972ء تا 7 اگست 1973ء |
| 9 | صاحبزادہ فاروق علی | سپیکر | 9 اگست 1973ء تا 27 مارچ 1977ء |
| 10 | ملک معراج خالد | سپیکر | 27 مارچ 1977ء تا 5 جولائی 1977ء |
| 11 | سید فخر امام | سپیکر | 22 مارچ 1985ء تا 26 مئی 1986ء |
| 12 | حامد ناصر چٹھہ | سپیکر | 31 مئی 1986ء تا 3 دسمبر 1988ء |
| 13 | ملک معراج خالد | سپیکر | 3 دسمبر 1988ء تا 4 نومبر 1990ء |
| 14 | گوہر ایوب خان | سپیکر | 4 نومبر 1990ء تا 17 اکتوبر 1993ء |
| 15 | سید یوسف رضا گیلانی | سپیکر | 17 اکتوبر 1993ء تا 16 فروری 1997ء |
| 16 | الٰہی بخش سومرو | سپیکر | 16 فروری 1997ء تا 20 اگست 2001ء |

# گلستاں پہ بہاروں کا اثر

شبِ تاریک کے پردوں سے سحر ہو جائے
میرے مولیٰ مرے گلشن پہ نظر ہو جائے

دور ہو جائیں مرے گھر سے بلائیں ساری
اس کا ہر شہر محبت کا نگر ہو جائے

کاش احساس کی راہوں کو سنوارے کوئی
دل کی گلیوں سے ہواؤں کا گزر ہو جائے

ختم ہو جائیں سبھی کذب و ریا کی باتیں
حسن و احسان ہے کیا سب کو خبر ہو جائے

نفرت و قہر کی رسموں کو مٹانے کے لئے
اس کا ہر پیر و جواں سینہ سپر ہو جائے

کوئی تدبیر کریں دورِ خزاں اب جائے
اس گلستاں پہ بہاروں کا اثر ہو جائے

اے مرے دیس تیری مانگ ستارے سے سجے
تیرا ہر ذرہ حسیں لعل و گہر ہو جائے

**﴿عبدالصمد قریشی﴾**

کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2009
نوجوانوں کے۔ امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
دنیائے طب کی خدمات کے 55 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

# پاکستان میں قدیم جنگلی حیات کے آثار

پاکستان کے طول و عرض سے بیشمار ایسے شواہد اور فوسلز ملے ہیں جو ماضی میں یہاں گھومنے پھرنے والے عظیم الجثہ جانوروں کی موجودگی کا پتہ دیتے ہیں۔ ان میں ڈائنوسار اور خاص طور پر ٹانگوں والی وہیل مچھلی کے فوسلز سب سے اہم ہیں، اسے سائنسدانوں نے بلوچی تھیریم کا نام دیا ہے کیونکہ یہ صوبہ بلوچستان کے علاقے سے دریافت ہوا ہے۔

اس سے قبل بھی حیدرآباد کے علاقے کانجوٹا کر میں فاسلز کی موجودگی کے دعوے کئے گئے لیکن ان دریافتوں کو کسی بین الاقوامی سائنسی جریدے میں جگہ نہ مل پائی۔ سالٹ رینج کے علاقے سے فاسلز ملنے کی خبریں بھی منظر عام پر آئی تھیں۔ غیر ملکی سائنسدانوں نے بلوچستان کے علاقے میں کھدائی کر کے اہم شواہد دریافت کئے ہیں لیکن 9/11 کے واقعہ کے بعد امن و امان کی خراب صورتحال کے پیش نظر انہیں یہ کام روکنا پڑا جبکہ مقامی ماہرین فوسلز کی دریافت کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ملکی ماہرین کی تحقیق کے نتیجے میں انتہائی دلچسپ باتیں سامنے آئی ہیں اور تحقیق کی نئی راہیں کھلی ہیں جن پر کام کر کے کچھ ایسے سوالات کے جواب مل جائیں گے جو پوری دنیائے ماہرین کے لئے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر لاکھوں برس قبل سمندر کس جگہ واقع تھا، جنوبی اور وسطی ایشیا کے درمیان زمینی راستے کہاں سے گزرتے تھے، اس زمانے میں ہجرت کرنے والے جانور کون سے راستے استعمال کیا کرتے تھے۔

جس قدیم فاسل نے دنیا بھر کے ماہرین کی توجہ پاکستان کی جانب مبذول کرائی وہ ایک بہت بڑا ٹائی ٹینو سارس تھا۔ ماہرین کے مطابق اس جانور کی لمبائی 60 فٹ اور اونچائی 10 فٹ تھی۔ اس کی کمر پر حفاظت کے لئے سخت پلیٹیں ہوا کرتی تھیں۔ اس کا وزن 14 ہزار 7 سو کلوگرام تھا اور یہ جانور آج سے 8 کروڑ برس قبل بلوچستان کے علاقہ میں پایا جاتا تھا۔

پاکستان سے ملنے والے فوسلز کو ان علاقوں کی مناسبت سے نام دیئے گئے ہیں جہاں سے یہ دریافت ہوئے تھے۔ کل ملا کر چار فوسلز ایسے ہیں جو ہمارے علاقے میں پائے جانے والے جانوروں کی بالکل الگ نسل کا پتہ دیتے ہیں ان کو بلوچی سارس ملکانی، کیر تھرین سارس بارکھانی، ماری سارس جیفی اور سلیمان سارس گینگر یچی کے نام دیئے گئے ہیں۔ پاکستانی ماہر صادق ملکانی نے گوشت خور جانوروں پر گراں قدر تحقیق کی ہے جن میں قدیم دور کا سب سے خونخوار درندہ ٹائی رینو سارس ریکس بھی شامل ہے۔ بلوچستان سے بڑے پیمانے پر دریافت ہونے والے فوسلز کے پیش نظر صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں ایک عجائب گھر قائم کیا گیا ہے جسے میوزیم آف جیالوجیکل ہسٹری آف پاکستان کا نام دیا گیا۔ اس عجائب گھر میں اب تک دریافت ہونے والے تمام فوسلز اور دیگر شواہد کو نمائش کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس عجائب گھر میں جیالوجیکل سروے آف پاکستان کے تحت پاکستان بھر میں ہونے والے تحقیقی کام کو جگہ دی گئی ہے۔

عجائب گھر میں ڈائنوسار کا وہ پہلا فوسل بھی رکھا ہوا ہے جو جی ایس پی (جیالوجیکل سروے) نے بلوچستان سے دریافت کیا تھا۔ اس عجائب گھر کے آباد ہونے کے بعد پاکستان دنیا کے ان چند ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے جہاں قبل از تاریخ کے ان جانداروں پر تحقیقی کام کے لئے عجائب گھر موجود ہے جو لاکھوں برس قبل اس دنیا سے نابود ہو چکے ہیں۔ عجائب گھر میں ٹانگوں والی وہیل کے فوسل کے علاوہ آزاد کشمیر سے دریافت ہونے والے قدیم دور کے ہاتھی کا دانت بھی موجود ہے۔

اس حقیقت کا علم بھی پاکستان سے دریافت ہونے والے فوسلز سے ہوا ہے کہ آج دنیا میں پائی جانے والی وہیل مچھلی کے آباؤ اجداد اس زمین پر اپنی ٹانگوں کی مدد سے چلتے پھرتے تھے یہاں سے ملنے والے فوسلز یہ بتاتے ہیں کہ اس زمانے کی وہیل کے پاؤں کی ہڈیوں کے جوڑ اور ساخت سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اسی جاندار سے وہیل مچھلی کا ظہور ہوا۔ حیاتیات کے ماہرین آج تک اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے بے چین تھے کہ آخر وہ کون سا جانور تھا جسے وہیل مچھلی کے آباؤ اجداد قرار دیا جائے آخرکار یہ گمشدہ کڑی پاکستان سے مل گئی ہے۔

اسی طرح بلوچستان کے علاقے ڈیرہ بگٹی سے بندر کی طرح کے ایک جانور لیمر کے فوسلز ملے ہیں جنہوں نے اس نظریے کو غلط ثابت کر دیا کہ لیمر کا اصل وطن افریقہ ہے، اب ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ لیمر اور اس کی نسل کے دیگر جانوروں کی ابتدا بھی اسی علاقے سے ہوئی تھی۔

(سنڈے ایکسپریس 28/اکتوبر 2007ء)

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمد نواز احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

محبت سب کے لئے .... نفرت کسی سے نہیں

HERCULES
HR
AUTO PARTS

# HERCULES™

## Auto & Rubber Parts

*"Pay a little more now*
*OR*
*pay a lot later"*

خدمت کے 39 سال

ربڑ پارٹس ۔ آئل فلٹر ۔ ایئر پائپ
سکشن پائپ ۔ ریڈی ایٹر ہوز پائپ

مینوفیکچررز

طالب دعا

**میاں عبداللطیف ۔ میاں عبدالماجد**

کوٹ شہاب دین نزد الفرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور

Ph: 92-42-7932514-5-6
Fax: 92-42-7932517
Email: mian_bhai@hotmail.com

انٹرنیشنل آٹوز (ڈیلر)
آٹو پارٹس مارکیٹ، چوبرجی لاہور
سوزوکی جینوئن پارٹس

نیو میاں بھائی آٹوز (ڈیلر)
10۔ منٹگمری روڈ، لاہور
سوزوکی جینوئن پارٹس

**میاں بھائی (گروپ آف کمپنیز)**

Automatic Voltage Stabilizer
for
All Electrical Appliances
UNIVERSAL
UPS
UNIVERSAL UPS 4+4
UNIVERSAL UPS 2+2
4+4 (U750)
4 Fan + 4 Energy Saver
2+2 (U400)
2 Fan + 2 Energy Saver
UNIVERSAL®
UNIVERSAL APPLIANCES
T.M REGD # 77396 D. REGD # 6439
Copyright Nos. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775
Made in Pakistan